بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تبارک الذی نزل الفرقان علی عبدہ لیکون للعلمین نذیرا

اے بے خبر! بخدمتِ فرقاں کمر بہ بند
زاں پیشتر کہ بانگ بر آید فلاں نماند

ماہنا الفرقان ربوہ

الفرقان

فروری ۱۹۶۵ء

مدیر مسئول

ابو العطاء جالندھری

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کا اعلان

(۱)

حضور ایدہ اللہ بنصرہ نے ۱۹۳۱ء کے جلسہ سالانہ میں تفہیماتِ ربانیہ کی طبع اوّل کے موقع پر فرمایا تھا کہ :-

"اس کا نام مَیں نے ہی تفہیماتِ ربّانیہ رکھا ہے (طباعت سے پہلے) اس کا ایک حصہ مَیں نے پڑھا ہے جو بہت اچھا تھا...... اب خدا کے فضل سے اس (عشرہ کاملہ) کے جواب میں اعلیٰ لٹریچر تیار ہوا ہے دوستوں کو اس سے فائدہ اُٹھانا چاہیئے اور اس کی اشاعت کرنی چاہیئے۔"

(الفضل ۱۳ر جنوری ۱۹۳۱ء)

(۲)

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا تازہ پیغام

دوستوں کو چاہیئے کہ "تفہیماتِ ربّانیہ" کی کثرت سے اشاعت کریں!

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ　　نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھُوَ النَّــــاصِرُ

"کتاب تفہیماتِ ربّانیہ کا دوسرا ایڈیشن کافی اضافہ کے ساتھ شائع ہوا ہے۔ مَیں نے ۱۹۳۱ء میں پہلی طبع کے وقت بھی احبابِ جماعت کو تحریک کی تھی۔ یہ ایک مفید کتاب ہے۔ اس میں مخالفین کے اعتراضات کے مدلّل جوابات دیئے گئے ہیں۔ دوستوں کو چاہیئے کہ اس کتاب کی کثرت سے اشاعت کریں اور اس سے فائدہ اُٹھائیں۔ والسّلام

خاکسار۔ مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی ۱۱/۱/۶۵"

(الفضل ۱۴ر جنوری ۱۹۶۵ء)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یٰاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّکُمْ فُرْقَانًا

تعلیمی، تربیتی اور تبلیغی مجلّہ

ماہنامہ الفرقان ربوہ

فروری ۱۹۶۵ء ؛ شوال ۱۳۸۴ھ

ایڈیٹر

ابو العطاء جالندھری

سالانہ بدل اشتراک	اعزازی اراکین ادارہ
پاکستان و بھارت ...... چھ روپے	محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب
دیگر ممالک ...... تیرہ شلنگ	محترم قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری
فی پرچہ ...... دس آنے صرف	محترم شیخ مبارک احمد صاحب آف نیروبی
بدلِ اشتراک بنام مینیجر الفرقان پیشگی آنا چاہیے	محترم مولانا محمد سلیم صاحب آف کلکتہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ١٥ شمارہ ٢	ماہنامہ **الفرقان** ربوہ فروری ١٩٦٥ء	شوال ١٣٨٤ ہجری قمری تبلیغ ١٣٤٤ ہجری شمسی

فہرست مضامین

- سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کا تازہ پیغام (دوستوں کو چاہیئے کہ تفہیمات ربانیہ کی کثرت سے اشاعت کریں) — ٹائٹل ص ٢
- عیسائی عقائد کی الجھنیں (اداریہ) — ایڈیٹر — ص ٣
- سکھ صاحبان کے لئے مخلصانہ مشورہ — ایڈیٹر — ص ٥
- المنبر کی خطرناک روش — ایڈیٹر — ص ٦
- از فضل ایزدی مجھے کوئی کمی نہیں (نظم) — محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب — ص ٨
- شذرات — (١) انبیاء اور غیر مسلم حکومتوں کی ماتحتی۔ (٢) عورت کا سربراہ مملکت ہونا (٣) دیوبند کے مفتی کا فتویٰ سے رجوع (٤) مسیح کی الوہیت کی تردید میں ایک مؤثر دلیل (٥) نزول ملائکہ اسی دنیا میں (٦) دل لگی ہوئی یا انڈر لگی ہے (٧) اسلام میں جبر و اکراہ جائز نہیں (٨) دیوبندیوں اور بریلویوں کی "خدمت وطن" (٩) "معیار نوت استعداد روح وماده" ہے۔ — ایڈیٹر — ص ٩
- البیان — سورۃ النازعات کا سلیس اردو ترجمہ مختصر اور مفید تفسیر کے ساتھ — ابو العطاء — ص ١٣
- معجزہ شق القمر — جناب شیخ عبد القادر صاحب محقق لاہور۔ — ص ١٧
- ابن آدم — جناب ملک محمد مستقیم صاحب ایڈووکیٹ منٹگمری۔ — ص ٢٢
- ترجمہ کے متعلق دو سوال اور ان کا جواب۔ — ابو العطاء — ص ٢٥
- عاشق رسول — جناب مولانا دوست محمد صاحب شاہد، جناب ڈاکٹر سید محمود احمد صاحب فورٹ عباس۔ جناب چوہدری عبد المجید صاحب کراچی، حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب — ص ٢٦
- جماعت اسلامی کی تحقیق (اقتباسات) — ص ٣٠
- ایڈیٹر کی ڈاک — ص ٣٢
- قرن اول کے ایک سریانی صحیفہ کا انکشاف (نزول قرآن کی بشارت) — جناب شیخ عبد القادر صاحب محقق لاہور۔ — ص ٣٣
- جناب پرویز صاحب کے اعتراضات کے جواب — ایڈیٹر — ص ٣٧
- پر خیمان نبوت پہ فضیلت ہے محمد کو (نظم) — جناب حکیم محمد صدیق صاحب ربوہ — ص ٣٩
- بہائیت کے دو ادوار عقیدے حیات مسیح اور فضیلتی مومن غلط ہیں — ایڈیٹر — ص ٤٠
- حضرت میر محمد اسحٰق صاحب کی یاد میں — جناب چوہدری فضل الدین صاحب لدھیانوی — ص ٤١
- جناب ہیڈ ماسٹر صاحب تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کا گرامی نامہ — ٹائٹل ص ٣
- تفہیمات ربانیہ کے متعلق تأثرات — (١) حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب (٢) حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب — ٹائٹل ص ٤

سرخ نشان

اس دائرہ ⊗ میں سرخ نشان کے معنے ہیں کہ آپ کا چندہ ختم ہے۔ اطلاع فرمادیں یا چندہ بذریعہ منی آرڈر بھجوائیں ورنہ آئندہ ماہ آپ کے نام وی۔پی آئے گا۔

(مینجر الفرقان۔ ربوہ)

ادارِیہ
(قسط اوّل)

عیسائی عقائد کی اُلجھنیں

عیسائی صاحبان کے موجودہ **عقائد**، قریباً سارے کے سارے، **اُلجھنوں کا مجموعہ** ہیں۔ علمی طور پر ان کی **معقولیت** کو ثابت کرنا **محال** ہے۔ وہ عقل سے **بالا نہیں** عقل کے **صریح مخالف** ہیں۔ اسی لئے عموماً پادری صاحبان کہہ دیا کرتے ہیں کہ یہ باتیں عقل سے سمجھ میں نہیں آسکتیں انہیں یونہی مان لینا چاہئے۔ تین مستقل ہستیوں کا ایک ہونا اور ایک کا تین ہونا جسے عیسائی صاحبان **تثلیث** فی التوحید کہتے ہیں کون **معقول** قرار دے سکتا ہے؟ پھر حضرت مریمؑ کے **بطن** سے پیدا ہونے والے **بچے** کو جو تمام انسانی عوارض میں مبتلا رہا **جوان** ہونے پر خدا قرار دے دینا کس کی **عقل** میں آسکتا ہے؟ پھر اسی **اِلٰہ مزعوم** کا صلیبی موت سے مر کر گناہ گاروں کی خاطر **ملعون** ہونے والا اور **ہاویہ** میں جانے والا تسلیم کرنا کہاں کی دانشمندی ہے؟ غرض تثلیث، الوہیت مسیح، صلیبی موت اور کفارہ جملہ عقائد عیسوی **گورکھ دھندا** دکھائی دیتے ہیں۔

آئیے ہم آپ کو مسیحی صاحبان کی **توجیہات** ان کے اپنے الفاظ میں سنائیں۔ مسیحی ماہنامہ اخوت لاہور لکھتا ہے:—

> "خدا کوئی ایسی بے پرواہ من موجی شخصیت نہیں کہ جو چاہے سو کرے جس کو چاہے بخش دے جس کو چاہے نہ بخشے۔ نہ ہی خدا بے رحم ہے کہ وہ ہرگز نہ بخشے۔ اور نہ ہی وہ بے انصاف ہے کہ گنہگار کو یونہی بخش دے اور **انصاف کا خون کر دے**۔"
>
> (اخوت جنوری ۶۵ء ص۱)

پادری صاحب آگے چل کر اپنے خود تراشیدہ گورکھ دھندا کا **حل** یوں تجویز فرماتے ہیں۔ لکھتے ہیں:—

> "ناظرین بغیر **یسوع کے کفارہ** کے خدا ایک ہی وقت میں **عادل** اور **رحیم** ہرگز ثابت نہیں ہو سکتا۔"
>
> (اخوت جنوری ۶۵ء ص۱۱)

قابلِ غور سوال ہے کہ یسوع کے صلیب پر مر جانے سے خدا کا عدل اور اس کا رحم کس طرح ثابت ہو سکتا ہے؟ معمولی تدبر سے بھی واضح ہو جاتا ہے کہ بے گناہ بیٹے کو سب مجرموں کے بدلے تین دن کے لئے جہنم رسید کر دینا نہ عدل ہے اور نہ رحم ہے۔ سزا تو مجرم کو دینی چاہیئے تھی اور دی جا رہی ہے بے گناہ کو۔ کیا یہ عدل و انصاف کا خون نہیں؟ پھر جو باپ اپنے بیٹے سے یہ **ظالمانہ سلوک** کر سکتا

ہے اُس سے کسی اور کو رحم کی توقع کیونکر ہو سکتی ہے؟
حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے
خوب فرمایا ہے کہ :-

"دوسری قومیں خدا کو رحیم کریم خیال نہیں کرتیں۔ عیسائیوں نے خدا کو تو ظالم جانا اور بیٹے کو رحیم کہ باپ تو گناہ نہ بخشے اور بیٹا جان دے کر بخشوا دے۔ بڑی بے وقوفی ہے کہ باپ بیٹے میں اتنا فرق۔ والد مولود میں مناسبت اخلاق و عادات کی ہوا کرتی ہے مگر یہاں تو بالکل ندارد۔ اگر اللہ رحیم نہ ہوتا تو انسان کا ایک دم گزارہ نہ ہوتا۔ جس نے انسان کے عمل سے پیشتر ہزاروں اشیاء اس کے لئے مفید بنائیں تو کیا گمان ہو سکتا ہے کہ توبہ اور عمل کو قبول نہ کرے"
(ملفوظات مسیح موعودؑ جلد ۱ صفحہ ۳)

ہم حیران ہیں کہ سچی توبہ کرنے والے انسان کو اللہ تعالیٰ کا معاف فرما دینا جو کہ انسانی فطرت اور خود بائیبل کے عین مطابق ہے، عیسائیوں کی نظر میں "یونہی بخش دینا" کیونکر قرار پا گیا ہے اور اسے وہ کس منطق سے "انصاف کا خون کرنا" ٹھہراتے ہیں؟ ہمارا یقین ہے کہ پادری صاحبان یہی جواب دیں گے کہ یہ بات عقل میں نہیں آ سکتی۔ عیسائیت "یونہی" کہتی آئی ہے اور ہم "یونہی" مانتے چلے آئے ہیں۔ آپ بھی اگر چاہیں تو "یونہی" مان لیں۔

عیسائیوں کے نزدیک اگر خدا تعالیٰ "جس کو چاہے بخشے جس کو چاہے نہ بخشے" تو وہ "من موجی شخصیت" قرار پاتا ہے لیکن اگر وہ بقول عیسائیوں کے آدمؑ سے لے کر یسوع تک کے زمانوں کے بیشمار انسانوں کی نجات کے لئے سامان کرنے سے تو سراسر غافل رہے اور پھر یکایک آج سے صرف دو ہزار برس پہلے اسے اتفاقاً یہ خیال آ جائے کہ میرا عادل اور رحیم ہونا تو ثابت ہی نہیں ہو سکا چلو اب اپنے بیٹے کو صلیب پر مروا کر اپنا عادل اور رحیم ہونا تو ثابت کر دو۔ عیسائی صاحبان بتلائیں کہ اس صورت میں وہ اپنے اس "خدا کی شخصیت" کو کس نام سے موسوم کریں گے؟

عیسائی صاحبان "یسوع کے کفارہ" کو خدا کے عادل اور رحیم ثابت کرنے کا ذریعہ قرار دیتے ہیں حالانکہ سچ یہ ہے کہ اس طرح تو عدل بھی ہاتھ سے جاتا ہے اور رحم بھی ختم ہو جاتا ہے۔ "یسوع کے کفارہ" کی پہلی کڑی یہ ہے کہ آدمؑ کو گناہگار قرار دیکر اس کی وجہ سے سب نسلِ آدم کو گناہگار تسلیم کر لیا جائے حالانکہ یہ نظریہ خود بائیبل کے خلاف ہے۔ خداوند تعالیٰ فرماتا ہے :-

"وہ جان جو گناہ کرتی ہے سو ہی مرے گی۔ بیٹا باپ کی بدکاری کا بوجھ نہ اُٹھائیگا اور نہ باپ بیٹے کی بدکاری کا بوجھ اُٹھائیگا۔ صادق کی صداقت اسی پر ہو گی اور شریر کی شرارت اسی پر پڑے گی" (حزقیل ۱۸/۲۰)

گویا عقیدہ کفارہ یسوع سرتاپا اُلجھنوں کا مجموعہ ہے +

(باقی آئندہ انشاء اللہ)

سکھ صاحبان کے لئے مخلصانہ مشورہ

معلوم ہوا ہے کہ حکومت بھارت کے اشارہ سے امرتسر میں سکھ ایک "عجائب گھر" بنا رہے ہیں جس میں ہندو اور عیسائی تاریخوں کی تفرقہ انگیز پالیسی کا شکار ہو کر وہ ایسی **تصویریں** بنا رہے ہیں جن سے مسلمانوں کے خلاف دائمی نفرت پیدا ہوتی ہے۔ بعض گوردوؤں کے مسلمانوں کے ہاتھوں قتل کئے جانے اور ایک گوروکے صاحبزادوں کو دیواروں میں چنے جانے کے نظارے پیش کئے جا رہے ہیں۔ ظاہر ہے کہ یہ صورت حال اسلئے اختیار کی جا رہی ہے کہ ان دونوں **بہادر قوموں** میں آئندہ کبھی اتحاد اور میل ملاپ نہ ہو سکے۔

عرصۂ دراز سے انگریزوں اور ہندوؤں نے تاریخ بگاڑ پالیسی کے ماتحت یہ چال چلی ہوئی ہے۔ ہمارا خیال تھا کہ آزادی کے حصول کے بعد سکھ بھائی اس جال سے نکل آئیں گے اور مسلمانوں اور سکھوں کی تاریخ کے **درخشندہ واقعات** کی اساس پر جو صدہا ہیں آئندہ تعلقات کو استوار کریں گے مگر معلوم ہوتا ہے کہ ہندو کا جادو ابھی تک خالصہ کے سر پر سوار ہے۔

ہم **سمجھدار اور قومی درد رکھنے والے** سکھ بھائیوں سے **درخواست** کرتے ہیں کہ وہ اس صورت حال کا جلد جائزہ لیں۔ حکومتِ پاکستان جو **میوزیم** قائم کر رہی ہے اس میں سکھوں کی صحیح تاریخ کو محفوظ کیا جا رہا ہے اور کوئی ایسی صورت نہیں کہ سکھوں کی دلآزاری ہو۔ کیا سکھ صاحبان ایسا رویہ اختیار نہیں کر سکتے؟ ہم جناب سردار گوربخش سنگھ ایڈیٹر "پریت لڑی" امرتسر ایسے سکھ ودوانوں سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ اپنی قوم تک ہمارا یہ مخلصانہ مشورہ پہنچا کر انہیں **صحیح راستہ** اختیار کرنے کی طرف توجہ دلائیں۔

ہمارے دوست گیانی عباد اللہ صاحب فاضل نے **نہایت وثوق** سے بتایا ہے کہ سکھوں کی **پرانی اصل تاریخ** کے لحاظ سے ہرگز ثابت نہیں کہ:-

(۱) جہانگیر نے گورو ارجن جی کو لاہور میں قتل کروایا ہو۔

یا (۲) اورنگزیب نے گورو تیغ بہادر کو مسلمان نہ ہونے کے جرم میں دہلی کے چاندنی چوک میں قتل کروایا ہو۔

یا (۳) صوبہ سرہند نے گورو گوبند سنگھ کے دو چھوٹے صاحبزادوں زور آور سنگھ اور فتح سنگھ کو زندہ دیواروں میں چنوایا ہو۔

یہ سب **فرضی افسانے** ہیں جنہیں سکھوں کو مسلمانوں سے دور تر کرنے کے لئے انگریزوں اور ہندوؤں نے گھڑا تھا۔

جب یہ حقیقت ہے تو کیا بہتر نہ ہوگا کہ سکھ صاحبان اپنی آئندہ نسلوں کے ذہنوں کو مسموم کرنے والے ان خود تراشیدہ نظاروں کے بنانے سے **اجتناب** اختیار کریں۔ یہ ہمارا **مخلصانہ مشورہ** ہے۔

"المنبر" کی خطرناک روش

لائلپور کے ہفت روزہ المنبر کے ایڈیٹر جناب مولوی عبدالرحیم صاحب اشرف نے پاکستان کے خصوصی اجارہ داروں کو لکھا تھا کہ جماعت احمدیہ پاکستان کے "اصل مالکوں" میں شامل نہیں۔ یہ فتنہ انگیزی استحکام پاکستان کے لئے مہلک ثابت ہو سکتی ہے کیونکہ کل کو دوسرا مولوی شیعہ صاحبان کے متعلق یہی اعلان کر دیگا اور پرسوں تیسرا مولوی دیوبندیوں یا بریلویوں کے بارے میں بھی یہی بات لکھ سکتا ہے۔

ہم نے پہلی مرتبہ الفرقان ستمبر ۱۹۶۴ء میں اس فتنہ کی طرف حکومت مغربی پاکستان کی توجہ مبذول کرائی تھی۔ عالی جناب محترم صدرِ مملکت نے اعلان فرما دیا کہ:-

"جہاں تک پاکستان کا تعلق ہے یہ کسی ایک فرقہ کے لئے وجود میں نہیں آیا۔ اس میں سب فرقوں کا برابر حصہ ہے۔" (مشرق ۱۹ اکتوبر ۱۹۶۴ء)

اب تو حکومتِ مغربی پاکستان کا اولین فرض تھا کہ مدیر المنبر کے فتنہ کا سدِّباب کرے۔ چنانچہ ہم نے پھر توجہ دلائی۔ یہ بات باعثِ اطمینان ہے کہ حکومت کی طرف سے مدیر المنبر کو "وارننگ" دیدی گئی ہے جس کا اس نے یکم جنوری ۱۹۶۵ء کی اشاعتِ خاص میں نمایاں ذکر کیا ہے۔ چاہیئے تو یہ تھا کہ مولوی عبدالرحیم صاحب اپنی غلط روش پر معذرت کرتے مگر:-

"آجکل وہ مولوی مولوی نہیں رہتا جو اپنی غلطی معلوم ہونے پر خاموش رہے اور اللہ تعالیٰ سے معافی مانگے کیونکہ ع
مولوی آں باشد کہ چپ نشود" (المنبر ۲۲ جنوری ۱۹۶۵ء)

اپنے اس مسلک کے مطابق مدیر المنبر نے مزید خطرناک روش اختیار کر لی ہے اور اپنی بھڑکائی ہوئی آگ میں ایندھن ڈالنے کے لئے "قادیانی معمّا الفرقان ربوہ کے جواب میں" کے عنوان سے کفربازی کا ایک طولانی سلسلہ شروع کر رکھا ہے جو ہنوز جاری ہے۔ اسلئے ہم تفصیل سے اسکے متعلق فی الحال کچھ نہیں کہتے۔ حکومت دیکھ رہی ہوگی کہ اسکی "وارننگ" کا کیسا غلط، غیر متعلق اور بھونڈا جواب دیا جا رہا ہے۔

آج ہم مدیر المنبر کے صرف ایک فقرہ کی طرف توجہ کرنا چاہتے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں کہ "پاکستان مسلم و غیر مسلم کی بناء پر قائم ہوا تھا" (۲۲ جنوری ۱۹۶۵ء صفحہ ۶) اب سوال صرف یہ ہے کہ قیامِ پاکستان کے وقت اشرف صاحب اور انکی "جماعت اسلامی" والے تو پاکستان کے مخالف تھے۔ قائدِ اعظم مرحوم جو پاکستان کے بانی ہیں، انگریزی حکومت اور ہندو کانگرسی جنہوں نے پاکستان سے اتفاق کیا تھا ان سب کی نظر میں مسلمان کون تھے اور غیر مسلم کون؟ تمام وہ لوگ جو کلمہ طیبہ لا اله الا الله محمد رسول الله پڑھتے تھے اور اپنے آپ کو مسلمان کہتے تھے وہ سب قیامِ پاکستان کے وقت مسلمان قرار پائے تھے۔ اگر یہ صورت نہ ہوتی تو پاکستان کبھی معرضِ وجود میں نہ آ سکتا۔ پس جہاں تک پاکستان کے اصل مالکوں کا سوال ہے تمام فرقے بلا امتیاز پاکستان کے اصل مالک ہیں، پاکستان جملہ پاکستانیوں کا ہے، اس کے خلاف ناکام لوگ مذہب کے نام پر یا اندرونی اختلافات کی بناء پر تحریک چلانے والے استحکام پاکستان کے دشمن ہیں۔ وما علینا الا البلاغ المبین +

از فضل ایزدی مجھے کوئی کمی نہیں

(محترم جناب صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب رفیع سلمہ اللہ تعالیٰ)

دولت نہیں ہے پاس، یہ دامن تہی نہیں
شکرِ خدا غنی ہوں اگرچہ غنی نہیں

صد شکر و صد سپاسِ خداوندِ کردگار
از فضلِ ایزدی مجھے کوئی کمی نہیں

آ دیکھ بت گرانِ خدا کی کرامتیں
دَر وا ہے فیض عام ہے۔ لب پہ نفی نہیں

کس دَر پہ جاؤں گا میں دَرِ یار چھوڑ کر
اُس کے سوا جہاں میں مرا تو کوئی نہیں

جیتا ہوں اس اُمید پہ اُن سے میں "ہاں" سُنوں
اب تک تو عرضِ مدعا یہ ہے ہوتی رہی نہیں

کس میں ہے تابِ ضبط کہوں کس سے سرگزشت
اُن سے کہوں گا اور کسی سے کہی نہیں

لاکھوں قصور ہیں یہ مری جانِ جاں سُنو
ہو غیر پر نظر بخدا یہ کبھی نہیں

کیوں چھوڑ دوں اُمید دلا وصلِ یار کی
انکار کب کیا ہے کہا ہے ابھی نہیں

کیوں پھر نہ بابِ رحمتِ عالی کُھلا کرے
"سختی سہی نہیں کہ اُٹھائی کڑی نہیں"

افسوس اس پہ جس کی خدا سے نہ لَو لگی
کس سے بتائے گا جو اُس سے بنی نہیں

سجدہ میں جو نہیں وہ مسلماں کا سر نہیں
اُس کی نہیں وہ آنکھ کہ جس میں نمی نہیں

فضلِ خدا سے بڑھ کے نہیں کوئی سلطنت
جس کو نہیں یہ علم اُسے آگہی نہیں

دونوں جہان پا لیے عشقِ رسولؐ میں
سچ بات ہے یہ لاف کوئی سرسری نہیں

فیضان اُس کی مُہرِ نبوت کا بند ہو
یہ بات قدسیوں سے تو ہم نے سُنی نہیں

قرآں جو خُدا کا کلامِ مبین ہے
اس میں یہ بات دیکھو کہیں بھی لکھی نہیں

چھوڑا ہے دامن شہِ کونینؐ ہاتھ سے
چہروں پہ اُن کے نور سماوی تبھی نہیں

اُمت پہ کر نبیؐ کی ترحّم کی اک نظر
کچھ نیک بھی ہیں ان میں بُرے تو سبھی نہیں

حُسنِ ازل کا عشق ہے سینہ میں موج زن
تصویرِ غیر کی کبھی دل میں جمی نہیں

رغبت مِری ہے خالقِ خوبانِ دہر سے
مخلوق کی ادا کوئی دل میں کھبی نہیں

تردامنی پہ مجھ کو ملامت نہ کر ندیم
کیا دیکھتا تو آنکھ میں میری نمی نہیں

رفعت رفیعؔ نہ پائے تو پائے گا اور کون
مطلوب بندگی ہے جسے سروری نہیں

شذرات

۱۔ انبیاء اور غیر مسلم حکومتوں کی ماتحتی

جناب مولوی عبدالماجد صاحب دریابادی مدیر صدق جدید لکھنؤ لکھتے ہیں :-

"آنحضرتؐ کی تو اسلام کا اوّل دن سے حکومت الٰہیہ ہے لیکن آخر ۱۳ سال تک خود سرورِ کائنات نے مکّہ کی غیر اسلامی حکومت کے اندر بسر کئے۔ موسیٰ علیہ السلام نے فرعونی حکومت کے ماتحت ایک مدّت بسر کی۔ ابراہیم علیہ السلام نے ایک حصہ عمر کا جاہلی حکومت کے اندر گزارا۔ مسیح علیہ السلام نے ساری عمر رومی مشرک حکومت کے تحت بسر کی۔ اور "غدّاری" اور "بے وفائی" ان پیغمبرانِ برحق کی ایک بار بھی منقول نہیں بلکہ یوسف علیہ السلام نے تو اُس غیر الٰہی حکومت کے ماتحت عہدہ تک اپنی طلب سے حاصل کر لیا"

(صدق جدید ۲۲ر جنوری ۱۹۶۵ء صـ۲)

اِن تاریخی حقائق کی موجودگی میں یہ کہنا کہ کوئی نبی غیر مسلم حکومت کے ماتحت نہیں ہوتا کتنا بڑا مغالطہ ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر انگریزی حکومت کی ماتحتی کا اعتراض کرنے والے مندرجہ بالا واقعات پر بھی غور فرما دیں جن کا تذکرہ مندرجہ بالا اقتباس میں فاضل مدیر صدق جدید نے کیا ہے۔

۲۔ عورت کا سربراہِ مملکت ہونا

مودودی صاحب اور ان کی پارٹی کیلئے "سیاست" سانپ کے منہ میں چھپکلی ثابت ہو رہی ہے۔ صدارتی انتخاب میں مودودی صاحب اور ان کی جماعت نے محترمہ فاطمہ جناح کی تائید کر کے ایک نیا مسئلہ پیدا کر دیا ہے کہ عورت از روئے اسلام سربراہِ مملکت بن سکتی ہے یا نہیں؟ علماء نے اِس موضوع پر خوب خوب فتوے دئیے ہیں مودودی صاحب کی طرف سے **آخری جواب** یہ ہے کہ :-

"ہمیں تسلیم ہے کہ عورت کا سربراہِ مملکت ہونا دینی اعتبار سے صحیح نہیں ہے لیکن ہماری نظروں سے یہ حقیقت بھی مستور نہیں کہ ایک فاسقانہ اور ظالمانہ استبدادی نظام کے بقا میں مددگار ہونا شریعت کی نگاہ میں عورت کو سربراہِ مملکت بنانے سے بدرجہا زیادہ بڑا گناہ ہے۔"

(ترجمان القرآن جنوری ۱۹۶۵ء صـ۱)

سوال یہ ہے کہ جب ایک بات دینی اعتبار سے صحیح نہیں یعنی گناہ ہے تو اس سے بچنے کے لئے مودودی صاحب کی جماعت نے کسی اور مرد کو صدارتی انتخاب کے لئے کیوں نامزد نہ کیا؟ کیا ضمانت ہے کہ بزعمِ خود جس "فاسقانہ اور ظالمانہ استبدادی نظام" کو ختم کرنے کے لئے یہ گناہ کیا جا رہا تھا وہ محترمہ کے صدر بننے سے مٹ سکتا تھا؟

۳۔ دیوبند کے مفتی کا فتویٰ سے رجوع

مفتی دیوبند سید مہدی حسن صاحب نے کچھ عرصہ قبل عورت کی سربراہی کے جواز کا فتویٰ دیا تھا جسے ملک میں خوب اچھالا گیا۔ اب یہی مفتی صاحب لکھتے ہیں کہ :۔

"کتابوں کی ورق گردانی اور مطالعہ
مفاہیم وصراحت نصوص سے یہی ثابت ہے
کہ عورت اسلامی نظریے کے ماتحت صدرِ
مملکت اور سربراہِ سلطنت نہیں ہو سکتی۔ اس
کا حاکم ہونا مردوں پر جائز نہیں ہے۔
اس بنا پر میں اپنے پہلے جواب سے جس
کا آپ نے حوالہ دیا ہے رجوع کرتا ہوں
اور اسی کا قائل ہوں کہ شرعاً عورت حکمران
با اختیار نہیں ہو سکتی۔"

(رسالہ الفرقان لکھنؤ فروری ۱۹۶۵ء صفحہ ۴)

ایسے ہی مفتیوں کے متعلق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی کہ وہ آخری زمانہ میں بغیر علم فتوے دیکر خود بھی گمراہ ہوں گے اور لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے۔ کیا انہی علماء اور ایسے ہی مفتیوں کے فتووں کی بنا پر عوام کو جماعت احمدیہ کے خلاف گمراہ نہیں کیا جاتا رہا؟ مفتی صاحب آج "کتابوں کی ورق گردانی" سے اس نتیجہ پر پہنچ گئے ہیں کہ عورت کا صدرِ مملکت بننا اسلامی نظریہ سے ناجائز ہے کیا دو ڈیڑھ ماہ قبل جب جواز کا فتویٰ دیا تھا وہ یہ "ورق گردانی" نہ کر سکتے تھے؟ اصل بات یہ ہے کہ حضرت صادق مصدوق صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی پوری ہونے کا وقت آچکا تھا۔ ایسے لوگوں کا مسندِ افتاء پر بیٹھنا سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم اور تحریکِ احمدیت کی صداقت کا زبردست ثبوت ہے۔ اے کاش لوگ غور کریں۔

۴۔ مسیح کی الوہیت کی تردید میں ایک سادہ مگر موثر دلیل

کل ایک مجلس میں افریقہ سے آنے والے دوست تاج الدین صاحب ٹھیکیدار نے سنایا کہ وہ نیروبی کے بازار میں تھے کہ ایک افریقن مشنری سے ان کی ملاقات ہوگئی۔ مذہبی گفتگو شروع کرتے ہوئے انہوں نے پوچھا کہ آپ جب عیسائی ہیں تو آپ مسیح کو خدا کا بیٹا ضرور مانتے ہوں گے۔ پادری صاحب نے جوش سے کہا کہ ہاں ضرور۔ اس پر بھائی تاج الدین صاحب نے پادری سے پوچھا کہ کیا یہ درست ہے کہ انسان کا بیٹا انسان ہوتا ہے اور اونٹ کا بچہ اونٹ؟ نیز یہ کہ ہر بچہ اپنے باپ کے اوصاف رکھتا ہے؟ پادری صاحب نے کہا کہ یہ بات درست ہے!

اس مرحلہ پر انہوں نے پادری صاحب سے پوچھنا شروع کیا کہ یہ آسمان کس نے بنایا؛ یہ زمین کس نے پیدا کی؟ پادری صاحب نے فوراً کہا کہ یہ سب باپ خدا نے بنایا ہے پھر تاج الدین صاحب نے مختلف جانوروں کے نام لے لیکر پوچھا کہ ان کو کس نے پیدا کیا۔ پادری صاحب کہتے گئے کہ یہ سب خدا کے پیدا کردہ ہیں۔ پھر تاج الدین صاحب نے مختلف درختوں اور جڑی بوٹیوں وغیرہ کے متعلق اسی طرح دریافت کیا اور پادری صاحب ہر سوال پر کہتے گئے کہ یہ سب خدا نے پیدا کئے ہیں۔ آخر میں تاج الدین صاحب نے نہایت سادگی سے پوچھا کہ یہ سب کچھ تو خدا نے پیدا کر دیا اور وہ سب کا

خالق ٹھہرا۔ اگر مسیح بھی خدا کا بیٹا ہے تو اُس نے کیا پیدا کیا ہے؟ پادری صاحب نے کہا کہ یہ سوال قابلِ غور ہے مجھے اس کا جواب نہیں آتا۔

یہ گفتگو نہایت سادہ ہے مگر درحقیقت قرآنی آیت هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللّٰهِ کی ایک تفسیر ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو کس طرح معقول باتیں سمجھاتا ہے۔

۵۔ نزولِ ملائکہ اسی دنیا میں

جناب مودودی صاحب آیت تتنزل علیہم الملائکۃ کی تفسیر میں لکھتے ہیں:۔

"بعض مفسرین نے فرشتوں کے اس نزول کو موت کے وقت، یا قبر، یا میدانِ حشر کے لئے مخصوص سمجھا ہے لیکن اگر ان حالات پر غور کیا جائے جن میں یہ آیات نازل ہوئی ہیں تو اس میں کچھ شک نہیں رہتا کہ یہاں اس معاملہ کو بیان کرنے کا اصل مقصد اس زندگی میں دینِ حق کی سربلندی کے لئے جانیں لڑانے والوں پر فرشتوں کے نزول کا ذکر کرنا ہے تاکہ انہیں تسکین حاصل ہو اور ان کی ہمت بندھے اور ان کے دل اس احساس سے مطمئن ہو جائیں کہ وہ بے یار و مددگار نہیں بلکہ اللہ کے فرشتے ان کے ساتھ ہیں.... ان (فرشتوں) کی معیت اُسی عالم کے لئے مخصوص نہیں ہے بلکہ اس دنیا میں بھی وہ جاری ہے۔"

(ترجمان القرآن دسمبر ۱۹۶۴ء صفحہ ۳۵)

مقامِ مسرت ہے کہ مودودی صاحب نے تسلیم کر لیا ہے کہ سچے مومنوں پر اس دنیا میں بھی فرشتوں کا نزول ہوتا ہے گویا سلسلۂ وحی و الہام جاری ہے۔

۶۔ دل سے نکلی ہوئی بات اثر رکھتی ہے

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسلام اور مسلمانوں کی حالت پر درد کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا تھا ؎

بیکسے شد دینِ احمد ہیچ خویش و یار نیست
ہر کسے در کارِ خود با دینِ احمدؐ کار نیست

(برکات الدعاء ۱۸۹۳ء)

یہ دردمندانہ اعلان خاص اثر رکھتا ہے۔ ہمارے سامنے تنظیم اہلسنت لاہور کا "امیر معاویہ نمبر" (دسمبر ۱۹۶۴ء) ہے۔ اس میں "امیر جمعیۃ علماء اسلام پاکستان" کا ایک خطبہ شائع ہوا ہے جس میں درج ہے کہ:۔

"وہ دین جو تکلیف سے آیا تھا اس کا آج کسی کو فکر نہیں۔ کونے کونے سے آواز آرہی ہے

بے کسے شد دینِ احمد ہیچ خود را یار نیست
ہر کسے در کارِ خود با دینِ احمدؐ کار نیست

حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا دین آج بے کس و عاجز نظر آرہا ہے۔ ہر شخص اپنے دھندے میں لگا ہوا ہے دینِ محمدی کی کسی کو فکر نہیں۔" (تنظیم اہلسنت دسمبر ۱۹۶۴ء صفحہ ۱۲)

۷۔ اسلام میں جبر و اکراہ جائز نہیں

ماہنامہ تعلیم القرآن راولپنڈی رقمطراز ہے کہ:۔

"اسلام نے غیر مسلموں کو ہر قسم کی مذہبی آزادی دے رکھی ہے اور اس بارے

میں کسی جبر، دباؤ اور پابندی کو جائز قرار نہیں
دیا۔ نہ ان کی رسومات میں دخل دینا جائز سمجھا
گیا نہ ان کے طریق عبادت اور نظام زندگی کو
متاثر کرنے کی کوشش کی گئی۔ انصاف کی نظر میں
مسلمان اور غیر مسلم برابر تھے اور مسلمانوں کو کسی قسم
کے ظلم و تعدی کی اجازت نہ تھی۔۔۔۔ اسلام میں
کسی غیر مذہب والے کی وقعت بحیثیت انسان
محض اسلئے کم نہیں ہوجاتی کہ وہ اسلام کا
حلقہ بگوش نہیں۔" (فروری ۱۹۶۵ء ص۲۲)

الحمد للہ کہ اسلام کی وہ صحیح تعلیم جسے احمدیت نے واضح طور پر پیش کیا ہے اب علماء کہلانے والوں کے ذہنوں پر بھی اثر انداز ہو رہی ہے۔

۸۔ دیوبندیوں اور بریلویوں کی خدمت وطن؟

تعلیم القرآن راولپنڈی لکھتا ہے کہ:-

"ایک جگہ مصنف (تاریخ پاک و ہند) نے طلباء کو دیوبند سے اس طرح بدظن کیا کہ "اکثر دیوبندی علماء۔۔۔ نے مسلم لیگ اور مطالبۂ پاکستان کی مخالفت میں ایڑی چوٹی کا زور لگایا" اگر انہوں نے مخالفت کی ہے تو بریلوی حضرات نے وطن کی کونسی خدمت کی ہے ؎

اتنی نہ بڑھا پاکیٔ داماں کی حکایت
دامن کو ذرا دیکھ ذرا بند قبا دیکھ

انگریز کی جس قدر جی حضوری بریلویوں نے کی ہے اتنی شاید ہی کسی اور نے کی ہو، کعبہ کو کس نے مسمار کرنے کی کوشش کی تھی؟ ترکوں کے خلاف جنگ کرنے کے جواز کا فتویٰ کس نے دیا تھا؟ اور بانی پاکستان محمد علی جناح اور ڈاکٹر اقبال پر کفر کا فتویٰ کس نے داغا تھا؟" (تعلیم القرآن جنوری ۱۹۶۵ء ص۲۹)

الفرقان۔ گویا اس "مخالفت پاکستان" کے لحاظ سے دیوبندی اور بریلوی ایک ہی پلڑے میں ہیں۔

۹۔ معیار نبوت استعداد روح و مادہ ہے

شیعہ رسالہ المنتظر اس سوال کے جواب میں کہ "نیک آدمی نبی کیوں نہیں ہو سکتا؟" لکھتا ہے کہ:-

"نبی اور نیک میں منطق کے قانون کے مطابق عموم خصوص مطلق کی نسبت ہے۔ ہر نبی نیک ہوتا ہے مگر ہر نیک کے لئے نبی ہونا ضروری نہیں کیونکہ معیار نبوت اس سے بلند ہے۔ اگر افعال حسنہ کا صادر ہونا ہی معیار نبوت ہے تو جناب عیسیٰ کو گہوارہ میں نبوت عطا نہ ہونی چاہئے تھی کیونکہ وہاں یہ نہیں کہہ سکتے کہ حضرت عیسیٰ نے افعال حسنہ کئے تھے اسلئے نبی ہوئے بلکہ معیار نبوت **استعداد روح و مادہ ہے اور اس کا علم صرف اسی ذات کو** ہو سکتا ہے جس نے اس کو پیدا کیا۔"

(المنتظر لاہور، جنوری ۱۹۶۵ء ص۱۵)

الفرقان۔ اس بیان سے ان لوگوں کے اعتراض کا باطل ہونا بھی ظاہر ہے جو کہا کرتے ہیں کہ فلاں کیوں نبی نہ بنا حضرت مرزا صاحب کیوں نبی بن گئے؟ اللہ تعالیٰ ہی "استعداد روح و مادہ" کو جانتا ہے اور وہی جسے چاہتا ہے نبی بناتا ہے۔ لَا يُسْئَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْئَلُونَ +

سُورَۃ النِّسَآءِ
(مسلسل)

البیان

قرآن مجید کا سلیس اُردو ترجمہ مختصر اور مفید تفسیری حواشی کے ساتھ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

اللہ کے نام سے جو بے انتہا کرم کرنیوالا اور بار بار رحم کرنیوالا ہے میں شروع کرتا ہوں۔

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ۝

اے لوگو! اپنے اس رب کا تقویٰ اختیار کرو جس نے تم سب کو ایک ہی جان (فطرت و جذبات) سے پیدا کیا۔ اور اسی سے اس کا جوڑا پیدا فرمایا، پھران دونوں (مرد و عورت) سے بہت سے لڑکے اور لڑکیاں پیدا کر کے پھیلا دیں، اللہ کا تقویٰ اختیار کرو جس کے ذریعہ ایک دوسرے سے سوال کرتے ہو، نیز رشتہ داریوں کا بھی لحاظ رکھو یقیناً اللہ تعالیٰ تم پر نگران ہے۔

وَاٰتُوا الْيَتٰمٰۤى اَمْوَالَهُمْ وَلَا تَتَبَدَّلُوا الْخَبِيْثَ بِالطَّيِّبِ ۪ وَلَا تَاْكُلُوْۤا اَمْوَالَهُمْ اِلٰۤى اَمْوَالِكُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ حُوْبًا كَبِيْرًا ۝

یتیموں کو اُن کے اموال ادا کر دو۔ (ادائیگی کے وقت) عمدہ اور طیّب کے بدلہ ردّی اور خبیث نہ دو۔ ان کے اموال کو اپنے اموال سے ملا کر بھی مت کھاؤ۔ یہ بہت بڑا گناہ ہے۔

تفسیر:-

سورۃ النساء مدنی سورت ہے اس کا نزول سورۃ الممتحنہ کے بعد ہوا ہے۔ اس سورت میں اسلام کی اصولی تعلیمات اور عملی جہاد کے علاوہ مستورات کے بارے میں تفصیلی احکام ہیں۔ اسی بنا پر اس کا نام سورۃ نساء تجویز ہوا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے بعد اس رکوع کی پہلی آیت وہ ہے جسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خطبۂ نکاح کے موقع پر بالعموم تلاوت

وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتٰمٰى فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ۚ فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تَعْدِلُوا فَوَاحِدَةً أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ ۚ ذٰلِكَ أَدْنٰى أَلَّا تَعُولُوا ۝

اگر تم کو خدشہ محسوس ہو کہ یتیم لڑکیوں (یا ان کے یتیم بچوں) کے بارے میں پورا انصاف نہیں کر سکو گے تو (ان کے علاوہ) اپنی پسند کے مطابق دوسری عورتوں سے دو دو، تین تین اور چار چار تک شادی کر سکتے ہو۔ ہاں اگر یہ خطرہ ہو کہ (ایک سے زیادہ بیویوں کی صورت میں) ان میں عدل نہ کر سکو گے تو صرف ایک حرّہ عورت سے شادی کرو یا جو تمہاری لونڈیاں ہوں۔ ظلم اور زیادتی سے بچنے کا یہ بہترین طریق ہے۔

وَآتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً ۚ فَإِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَيْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا فَكُلُوهُ هَنِيْٓـًٔا مَّرِيْٓـًٔا ۝

بیویوں کو اُن کے مقررہ مہر خوشی خوشی ادا کرو۔ ہاں اگر وہ بعد ازاں اس ادا شدہ مہر میں سے کچھ حصہ خوش دلی سے تمہیں دیدیں تو تم اسے شوق سے گوارا طور پر کھا سکتے ہو۔

وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَآءَ أَمْوَالَكُمُ الَّتِي جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ قِيٰمًا وَّارْزُقُوهُمْ فِيهَا وَاكْسُوهُمْ وَقُولُوا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوفًا ۝

کم عقل، مالی تصرفات کے نااہل لوگوں کو اپنے وہ اموال نہ دو جنہیں اللہ تعالیٰ نے تمہاری سوسائٹی کے قیام کا ذریعہ بنایا ہے۔ البتہ ان میں سے انکے کھانے اور کپڑے کا مناسب انتظام کرو اور انہیں نیک اور معروف باتیں کہتے رہو۔

وَابْتَلُوا الْيَتٰمٰى حَتّٰى إِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ ۚ فَإِنْ آنَسْتُمْ مِّنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوا

یتیم بچوں کا اندازہ کرتے رہو یہاں تک کہ جب وہ بلوغت نکاح کو پہنچ جائیں اور تم اُن میں عقل و رُشد محسوس کرو تو اُن کے سارے اموال انہیں جلد

فرماتے تھے کیونکہ اس آیت میں صلہ رحمی کا خاص طور پر ذکر ہے۔ نَفْسٍ وَّاحِدَةٍ سے مراد یہی ہے کہ تمہاری فطرت اور تمہارے جذبات یکساں ہیں۔ اس آیت سے یہ استدلال درست نہیں کہ حضرت حوا حضرت آدم کی پسلی سے پیدا ہوئی تھیں ورنہ یہ بھی ماننا پڑیگا کہ ہر خاوند کی بیوی اسکی پسلی سے پیدا ہوتی ہے کیونکہ دوسری جگہ فرمایا ہے خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْوَاجًا (الروم: ۲۱) کہ اللہ تعالیٰ نے تم سب مردوں کی بیویاں تمہارے نفسوں سے پیدا کی ہیں۔

دوسری آیت میں یتیموں کے اموال کی حفاظت کی سخت تاکید فرمائی ہے اور ان کے اصل مال اچھی حالت میں انہیں دینے کا حکم دیا ہے۔ اچھی چیز کو بُری سے بدلنے سے بھی منع فرمایا ہے۔

إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ ۖ وَلَا تَأْكُلُوهَا إِسْرَافًا وَبِدَارًا أَن يَكْبَرُوا ۚ وَمَن كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ ۖ وَمَن كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ ۚ فَإِذَا دَفَعْتُمْ إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ فَأَشْهِدُوا عَلَيْهِمْ ۚ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ حَسِيبًا ○

دے دو۔ ان اموال کو از راہِ اسراف مت کھاؤ۔ نیز ان کے بڑے ہو جانے کے خطرہ سے جلدی خرچ نہ کرو۔ تم میں سے جو غنی ہے وہ تو ان میں سے کچھ لینے سے بالکل بچے۔ البتہ جو محتاج ہے وہ (بطور حق الخدمت) معروف طور سے کھا سکتا ہے۔ پھر جب یتامیٰ کے اموال ان کو ادا کرو تو اُن پر گواہ مقرر کیا کرو۔ اللہ تعالیٰ کافی حساب کرنے والا ہے۔

لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ أَوْ كَثُرَ ۚ نَصِيبًا مَّفْرُوضًا ○

مُردوں کے لئے اُس ترکہ میں سے حصّہ ہے جو ماں باپ اور رشتہ دار پیچھے چھوڑ جائیں۔ اسی طرح عورتوں کے لئے بھی اُس ترکہ میں سے حصّہ ہے جو ماں باپ اور ان کے رشتہ دار پیچھے چھوڑ جائیں۔ وہ اموال زیادہ ہوں یا تھوڑے بہرحال مقررہ حصّہ ہے۔

وَإِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ أُولُو الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينُ فَارْزُقُوهُم مِّنْهُ وَقُولُوا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوفًا ○

جب تقسیم کے موقع پر دوسرے رشتہ دار، یتامیٰ اور مساکین آجائیں تو کچھ مال ان کو بھی دے دیا کرو اور انہیں معروف بات کہو۔

تیسری آیت میں متعدد احکام ہیں مثلاً (۱) لفظ الیتامیٰ، یتیمہ کی جمع ہے۔ مراد یہ ہے کہ جن یتیم لڑکیوں سے شادی کے بعد تم انصاف نہ کر سکنے کا خطرہ محسوس کرو اُن سے شادی ہی نہ کرو، دوسری عورتوں سے کرو۔ لفظ الیتامیٰ چونکہ یتیم کی بھی جمع ہے اسلئے یہ معنے بھی کئے گئے ہیں کہ جن عورتوں کے ساتھ پچھلے مرحوم خاوند کے یتیم لڑکے لڑکیاں ہوں اور تم اُن بچوں سے حسنِ سلوک میں انصاف نہ کر سکتے ہو تو ایسی عورتوں سے شادی نہ کرو دوسری عورتوں سے شادی کرو۔ (۲) یہ حکم دیا ہے کہ شادی مرضی اور پسند کے مطابق ہوتی ہے۔ (۳) مرد کو اجازت ہے کہ وہ ضرورت کے مطابق دو یا تین یا زیادہ سے زیادہ چار بیویوں تک بیک وقت شادی کر سکتا ہے مگر یہ بنیادی شرط ہے کہ بیویوں کے درمیان عدل اور مساوات کے قائم رکھنے میں کسی قسم کا خطرہ محسوس نہ کرتا ہو بصورت دیگر ایک سے زائد

وَلْيَخْشَ الَّذِيْنَ لَوْ تَرَكُوْا مِنْ خَلْفِهِمْ ذُرِّيَّةً ضِعٰفًا خَافُوْا عَلَيْهِمْ فَلْيَتَّقُوا اللّٰهَ وَلْيَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ○

چاہیئے کہ لوگ اس بات سے ڈرتے رہیں کہ کہیں وہ اپنے پیچھے چھوٹے اور کمزور بچے چھوڑ جائیں تو انہیں ان کے بارے میں خوف ہوگا پس وہ اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کریں اور نہایت سچی اور کھری بات کریں۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتٰمٰى ظُلْمًا اِنَّمَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا ؕ وَ سَيَصْلَوْنَ سَعِيْرًا ○ ع ۱۲

جو لوگ یتامیٰ کے اموال ازراہِ ظلم کھاتے ہیں وہ اپنے پیٹوں میں آگ ہی ڈال رہے ہیں اور عنقریب جہنم میں جلیں گے۔

بیوی کر لینے کی ہرگز اجازت نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اس آیت کی یہی تفسیر فرمائی ہے۔ (ملاحظہ ہو اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۹۵)

چوتھی آیت میں خاوندوں کو بیویوں کے مہر خوشدلی سے ادا کرنے کا حکم دیا ہے۔ صَدُقَات کا لفظ جمع ہے۔ صَدَاقُ الْمَرْاَةِ وَصَدُقَتُهَا مَا تُعْطٰى مِنْ مَهْرِهَا (المفردات) صداق عورت کے مہر کو کہتے ہیں۔ مہر کے بارے میں اجازت دی ہے کہ اگر بیوی وصول کرنے کے بعد اس میں سے کچھ خاوند کو خوشی سے واپس دیدے تو اس کا استعمال مرد کیلئے مباح ہے۔ چونکہ اس سے محبت بڑھتی ہے اسلئے اسے هَنِيْئًا مَّرِيْئًا قرار دیا ہے۔

پانچویں آیت میں فاتر العقل لوگوں کو نقد مال دینے سے منع فرمایا ہے۔ ہاں ان کے کھانے پینے کو ان کی تربیت کو ضروری قرار دیا ہے۔

چھٹی آیت میں یتامیٰ کے اموال کی حفاظت کے قوانین ذکر فرمائے ہیں کہ ان کے سنِ رُشد کو پہنچنے پر یہ اموال بلا تاخیر انکے سپرد کر دئیے جائیں۔ ان اموال کے محافظ صرف احتیاج کی حالت میں حق الخدمت کے طور پر مناسب رقم لے سکتے ہیں۔

ساتویں آیت میں ورثہ میں لڑکوں اور لڑکیوں سب کے لئے مقررہ حصّہ کے ہونے کا ذکر فرمایا ہے۔ ترکہ کم ہو یا زیادہ احکامِ وراثت کا نفاذ لازمی ہے۔

آٹھویں آیت میں موقعہ تقسیم پر آجانے والے غیر وارث رشتہ داروں اور یتامیٰ اور مساکین کو بطور تبرّع کچھ دینے کی تلقین ہے۔

نویں آیت میں یتیموں سے بدسلوکی کرنے والوں کو یاد دلایا ہے کہ اگر ایسا ہوجاتا کہ تمہارے پیچھے کمزور بچے رہ جاتے تو تمہیں ان کا کتنا خیال ہوتا۔ اسی خیال سے ان یتیموں سے بھی حسنِ سلوک کرو۔

دسویں آیت میں یتیموں کے اموال میں ناجائز تصرّف کرنے والوں کو جہنم کی آگ سے ڈرایا ہے اور بتلایا ہے کہ وہ ان اموال کے ذریعہ اپنے پیٹوں میں مجسّم آگ ڈال رہے ہیں اسلئے ان کا انجام جہنم ہوگا۔

یتامیٰ کی خبرگیری کا قرآنی ضابطہ نہایت جامع اور مکمل ہے +

معجزۂ شق القمر

چاند کو کل دیکھ کر میں سخت بیکل ہو گیا
کیونکہ کچھ کچھ تھا نشاں اس میں جمالِ یار کا

(از جناب شیخ عبد القادر صاحب محقق۔ لاہور)

ماہنامہ الفرقان کی ایک گزشتہ اشاعت میں شق القمر کی حقیقت پر میرا ایک مضمون شائع ہو چکا ہے۔ بعض احباب کے سوالات کے جواب میں مزید وضاحت کی ضرورت ہے۔

(۱)

پہلا سوال یہ ہے کہ اس امر کا کیا ثبوت ہے کہ چاند میں جو عظیم الشان شگافات سے نظر آتے ہیں ان میں سے کوئی [illegible]

[illegible] (Life on other [illegible] کی کتاب Life on other zones) [illegible] نے تسلیم کیا ہے [illegible]

[illegible] سے ہیں اور بعض نامعلوم [illegible]

[illegible]

دوسرا امتیاز یہ ہے کہ نئے غاروں کے دہانوں سے روشنی کی لہریں ایک فوارہ کی طرح پھوٹتی ہیں اور ہزاروں میل تک کے علاقہ میں اپنی تنویر پھیلائے رہتی ہیں لیکن پرانے غار تاریک و تار ہیں۔

اس تنویر کا عقدہ دوسری جنگ عظیم میں آ کر کھلا جہاں زمین Chalk Surface یعنی گل سفید والی [illegible]

[illegible] سفید روشنی کی لہروں سے محیط ہو جاتا۔ چاند کے نئے دہانوں کی تعبیر [illegible] شہاب ثاقب کی بوچھاڑ کی وجہ سے جو غار بنے اور [illegible]

[illegible] جو غار بنے اور [illegible]

[illegible]

میں فروزاں نظر آتے ہیں۔ یہ دلچسپ معلومات مذکورہ کتاب کے باب پنجم میں پیش کی گئی ہیں۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ چاند کی تاریخ میں نئے دہانے بھی ہزاروں بلکہ لاکھوں سالوں کے ہو سکتے ہیں۔ اس امر کا فیصلہ تو فی الحال مشکل ہے کہ نئے دہانے کس زمانہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ مکمل جواب کے لئے آپ کو اس وقت کا انتظار کرنا ہوگا جب انسان چاند میں اُتر جائے گا۔

ماہرینِ ارضیات، طبقات الارض کی عمر کا اندازہ کرتے رہتے ہیں چاند کے غاروں کا اندازہ کوئی ناممکن امر نہیں۔ سائنس جس کی مدد سے عمروں کا اندازہ کرتے ہیں ترقی یافتہ صورت میں موجود ہے۔

بہرحال ماہرینِ فلکیات کا ایک مقبول نظریہ یہ ہے کہ چاند میں یوں تو شہاب ثاقب گرتے رہتے ہیں لیکن ہزاروں یا لاکھوں سالوں کے بعد ایک ایسی ساعت بھی آتی ہے جب اس پر کوئی عظیم آسمانی جُرم آن گرتا ہے جس کے نتیجہ میں چاند کے عظیم غار اور ان کے دہانے پیدا ہوتے ہیں اور چاند کے اندرون میں لاوا کا جو دوزخ اُبل رہا ہے اُس کا مُنہ کُھل جاتا ہے۔ اس قسم کے حوادث سے چاند کے نئے غار لاوے کے نئے سمندر اور گہرے شگاف معرضِ وجود میں آتے ہیں۔ اس ساعت میں چاند کی سطح کا جزوی طور پر یا کامل طور پر دھُواں دھار ہو جانا بھی ضروری ہے۔ بعض سائنسدانوں نے حوادثِ ماہتاب کو تین ادوار پر تقسیم کیا ہے[1]۔

1- Strange world of the Moon by Firsoff P. 24, 41

اس پس منظر میں "اقتربت الساعة وانشق القمر" کی حقیقت کو سمجھنا چنداں مشکل امر نہیں۔ ابھی چاند کی ایک ادنیٰ جھلک نظر آئی ہے آئندہ انکشافات سے قرآنی اعلان ایک آسمانی حقیقت کے روپ میں دنیا کے سامنے ہوگا۔ **قرآنی صداقتوں کا انکشاف ایک آسمانی تقدیر ہے جو کہ انفس و آفاق میں نئے نئے نشانات کے ذریعہ پوری ہوگی، اسے کوئی بدل نہیں سکتا۔**

فرعونِ روس خروشیف کو تو چاند کی پہنائیوں میں خدا نظر نہ آیا (امید ہے کہ اب زمین پر ہی نظر آگیا ہوگا۔) لیکن گزشتہ صدی میں ماموریزمانہ نے اعلان کیا ؎

چاند کو کل دیکھ کر میں سخت بے کل ہو گیا
کیونکہ کچھ کچھ تھا نشاں اس میں جمالِ یار کا

بہرحال ہمیں تو چاند میں بھی قرآن نظر آتا ہے ؎

جمال و حسنِ قرآن نورِ جانِ ہر مسلماں ہے
قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے

فتبارك الله احسن الخالقين۔

(۲)

دوسرا سوال یہ ہے کہ احادیث میں چاند کے دو ٹکڑے ہونے کا ذکر ہے۔ اس کی مزید وضاحت کی ضرورت ہے بعض روایات میں زمانۂ نبوی میں محض انشقاقِ قمر کا ذکر ہے بعض میں

فَاَرَاهُمْ اِنْشِقَاقَ الْقَمَرِ شِقَّتَيْنِ

کے الفاظ ہیں۔ یعنی چاند کا انشقاق نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے دو ٹکڑوں میں (معجزۃً) دکھلا دیا۔

ماہرینِ فلکیات کہتے ہیں کہ چاند پر جب بھی کوئی بڑا آسمانی جُرم گرتا ہے تو زلزلۂ عظیم پیدا ہوتا ہے۔ آتش فشاں مادہ

جو کہ بے پناہ دباؤ میں مقید ہوتا ہے پھٹ جاتا ہے اور ایک عظیم انشقاق اور دہانی صورت پیدا ہو جاتی ہے۔

چاند کے نصف مشرق میں چار منور دہانوں والے غار ہیں۔ یہ غار چاند کی تاریخ میں سب سے آخر میں پیدا ہوئے اس قسم کا اگر کوئی حادثہ زمانۂ نبوی میں ہوا تو اس صورت میں چاند کے نصف حصہ کا گہنا جانا لازمی امر ہے۔ یوں چاند دو ٹکڑوں میں نظر آنے لگا، ایک تاریک اور ایک روشن حصہ۔

دوسری امکانی صورت یہ ہے کہ چاند کے شمالی اور جنوبی پول کے علاقہ میں بے شمار دہانے ملتے ہیں جنوبی حصہ تو بالکل شہد کے چھتے کی طرح سوراخ در سوراخ نظر آتا ہے۔ چاند کے خطِ وسط پر دہانوں کی ایک قطار بھی قابلِ توجہ ہے۔ خطِ وسط سے تعلق رکھنے والے کسی حادثہ سے چاند کے وسطی حصہ پر دھوئیں کے بادل چھا جانے کا پورا امکان ہے۔ اندریں صورت چاند کے درمیان میں ایک سیاہ پٹی پیدا ہو جائے گی جس سے چاند دو حصوں میں بٹا ہوا نظر آنے لگا۔ جب وہ لکیر مٹ جائیگی تو یوں معلوم ہوگا کہ گویا چاند دو ٹکڑے ہو کر مل گیا ہے۔

اس قسم کی کوئی امکانی صورت "شقتین" کی وضاحت کے لئے کافی ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

(۳)

سوال:۔ تاریخ سے اس امر کا کوئی ثبوت نہیں ملتا کہ چاند میں کبھی انشقاق ہوا ہے۔ کسی دوسرے ملک نے اس کا ریکارڈ کیوں نہیں رکھا؟

جواب:۔ شق القمر چونکہ ایک قسم کے خسوف کی شکل میں لوگوں کے سامنے آیا اسلئے باقی دنیا نے اس کی طرف خصوصی توجہ نہیں دی۔ طبری کا بیان ہے:۔

عن ابن عباس قال کسف القمر علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا سحر القمر فنزلت اقتربت الساعۃ وانشق القمر۔ الیٰ قولہ مستمر۔ (ابن کثیر ۲۶۲)

ابن عباس رضؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں چاند گرہن لگا تو کافروں نے کہا کہ چاند پر آپؐ نے جادو کر دیا ہے۔ اس پر آیت اقتربت الساعۃ وانشق القمر الیٰ قولہ مستمر نازل ہوئی۔

اس روایت میں کسوفِ قمر کا ذکر ہے لیکن عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی دوسری روایت میں انشقاق القمر کے الفاظ ہیں۔ دراصل ان دونوں میں کوئی اختلاف نہیں کیونکہ شق القمر لوگوں کو ایک خاص قسم کے خسوف کی صورت میں نظر آیا۔ چاند کا کوئی حصہ اگر تاریک ہو جائے تو زمانۂ قدیم میں اس کا کون ریکارڈ رکھتا تھا۔ معجزہ یہ تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے انگلی اٹھانے پر چاند میں بہت بڑا انشقاق ہوا جو ایک خاص قسم کے خسوف کی شکل میں لوگوں کو نظر آیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے:۔

"دوسرا بڑا عظیم الشان معجزہ آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کا شق القمر تھا۔ اور شق القمر دراصل ایک قسم کا خسوف ہی تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اشارہ سے ہوا۔"

(ملفوظات جلد سوم ص۶)

"بعض محدثین کا مذہب یہ بھی ہے کہ شق القمر بھی ایک قسم کا خسوف تھا۔

(مولوی محمد احسن صاحب امروہیؓ نے جواب دیا کہ عبداللہ بن عباسؓ کا بھی یہی مذہب ہے۔)

اور شاہ عبدالعزیز بھی یہی کہتے ہیں اور ہمارا مذہب بھی یہی ہے کہ از قسم خسوف تھا کیونکہ بڑے بڑے علماء اس طرف گئے ہیں۔"

(ملفوظات جلد چہارم ص۲۹)

حضرت عبداللہ بن عباس اور عبداللہ بن مسعود کی روایت میں ہے کہ جب کفارِ مکہ نے شق القمر کو دیکھا تو کہا یہ سحر ہے۔ ابن ابی کبشہ نے ہم پر جادو کر دیا ہے۔ باہر سے آنے والوں سے دریافت کرو کیونکہ یہ شخص سب انسانوں پر جادو کرنے پر قادر نہیں ہو سکتا۔ اگر باہر سے آنے والے قافلوں یا مسافروں نے اس امر کی شہادت نہ دی تو سمجھ لو کہ یہ سحر ہے اور ہم پر سحر ہوا ہے۔ جب باہر سے مسافر آئے تو انہوں نے اس امر کی گواہی دی کہ ہم نے بھی ایسا ہی دیکھا ہے۔ (ابن کثیر ص۲۶۲)

حضرت عبداللہؓ راوی ہیں کہ جب انشقاق القمر ہوا اس وقت ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو آپؐ نے ہم لوگوں سے فرمایا کہ "گواہ ہو جاؤ۔ گواہ ہو جاؤ۔"

(بخاری کتاب التفسیر)

احادیث شق القمر کے راوی بعض جلیل القدر صحابہ ہیں:۔

۱۔ امیر المومنین حضرت علی مرتضیٰ
۲۔ عبداللہ بن مسعود
۳۔ عبداللہ بن عباس
۴۔ عبداللہ بن عمر
۵۔ انس بن مالک
۶۔ جبیر بن مطعم نوفلی (رضی اللہ عنہم)

کچھ چشم دید گواہ ہیں، دوسروں نے چشم دید گواہوں سے سن کر روایت کیا ہے۔

پھر یہ امر بھی مدنظر رہے کہ اگر بالفرض مکہ معظمہ میں یہ واقعہ رات کو نو بجے وقوع پذیر ہوا تو بلادِ یورپ میں اس وقت دن تھا، ریاستہائے ملایا میں نیم شب۔ آسٹریلیا، جاپان، کوریا اور چین میں صبح سے لے کر بعد دوپہر کا وقت تھا، ہندوستان میں نصف شب۔ ظاہر ہے کہ ساری دنیا شق القمر کی گواہی نہیں دے سکتی۔

ہندوستان سے ہمیں شہادت ملتی ہے کہ شق القمر ہوا ہے۔ تاریخ فرشتہ میں ہے کہ

مالابار کے ایک راجہ کو جب مسلمان تاجروں نے
اسلام کا پیغام پہنچایا، انہوں نے معجزۂ
شق القمر کا بھی ذکر کیا تو راجہ نے کہا کہ میرے
ملک میں دستور ہے کہ اہم واقعات کا دفتر
شاہی میں ریکارڈ رکھا جاتا ہے۔ اس نے اہلِ
دفتر کو طلب کیا اور حکم دیا کہ زمانۂ نبوی کا ریکارڈ
پیش کیا جائے۔ اس دفتر کو دیکھا گیا تو اس
میں یہ مرقوم تھا کہ چاند دو ٹکڑے ہو کر پھر باہم
مل گیا۔ اس پر وہ راجہ مسلمان ہو گیا اور حج بیت اللہ
سے مشرف ہوا۔" (تاریخ فرشتہ جلد چہارم
گیارھواں مقالہ ص [illegible])

ہندو لٹریچر میں بھی شق القمر کا ذکر ہے۔
لیکن اسے زمانۂ قدیم کے کسی ہندو رشی کی طرف
منسوب کر کے اس کا معجزہ بنا دیا گیا۔
مہابھارت میں چاند کے دو ٹکڑے ہونے کا
ذکر ہے۔ اگر یہ مانا جائے کہ شق القمر پردۂ کشف
پر لوگوں کو دکھایا گیا تو پھر باقی دنیا کا دیکھنا ضروری
نہیں۔ دور و نزدیک کے جتنے افراد اس کشف میں
شریک تھے، انہوں نے دیکھا باقی لوگوں نے
نہیں دیکھا۔ انس بن مالکؓ کی روایت میں ہے
فَاَرَاھُمُ انشقاق القمر شقتین
کہ لوگوں کو چاند کا انشقاق (معجزۃً) دو ٹکڑوں
کی صورت میں دکھلایا گیا۔ "فَاَرَاھُمْ" کے
الفاظ سے اشارہ ملتا ہے کہ اس رؤیت میں بھی
ایک امتیاز تھا۔ جو لوگ دائرۂ اعجاز میں تھے ان کو
دکھلا دیا گیا باقی لوگوں کو نہیں۔

(۴)

سوال:- حضرت شاہ ولی اللہ علیہ الرحمۃ تفہیمات الٰہیہ
میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"ہمارے نزدیک شق القمر معجزات
میں سے نہیں ہے۔ ہاں وہ قیامت کی
نشانیوں میں سے ہے جیسا کہ خدا نے
فرمایا ہے کہ قریب ہوئی ساعت اور
پھٹ گیا چاند۔"

جواب:- اس میں کوئی شک نہیں کہ شق القمر قرب قیامت
کے نشانات میں سے ہے لیکن اس سے اگلی
آیت ہمیں بتاتی ہے کہ جب یہ امر عظیم ظاہر ہوا
تو کفار نے کہا کہ یہ صریح جادو ہے۔

وَاِنْ یَّرَوْا اٰیَۃً یُّعْرِضُوْا وَ
یَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ۔

اور اگر کوئی نشان دیکھتے ہیں تو منہ
پھیر لیتے ہیں اور کہتے ہیں سخت جادو ہے۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ معجزہ تھا، جو کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا گیا۔ حضرت
مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"اور ایسا ہی دوسرا معجزہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کا جو شق القمر ہے اسی
الٰہی طاقت سے ظہور میں آیا تھا۔ کوئی
دعا اس کے ساتھ شامل نہ تھی کیونکہ وہ
صرف انگلی کے اشارہ سے جو الٰہی طاقت

سے بھری ہوئی تھی وقوع میں آگیا تھا"
(آئینہ کمالاتِ اسلام ص۲۶)

بطونِ قرآن کی رُو سے شق القمر کو زمانۂ نبوی کا معجزہ مانتے ہوئے بھی ہم یہ تسلیم کر سکتے ہیں کہ وسیع پیمانے پر انشقاقِ قمر قربِ قیامت میں ہوگا۔ اب سائنس دان بھی مانتے ہیں کہ انشقاقِ قمر قیامت کا ایک نشان ہے۔

اے کرلیسی مارلین لکھتے ہیں :-

"علمائے ہیئت کا یہی طبقہ اس بات پر بھی یقین رکھتا ہے کہ مستقبل بعید میں انہی آسمانی قوانین کے مطابق جن کا ہم نے ابھی ذکر کیا ہے چاند واپس زمین کے قریب آجائے گا اور خاصا قریب ہو کر اس طرح پھٹے گا کہ کئی حلقوں میں تقسیم ہو جائے گا۔ پھر یہ حلقے زحل کے حلقوں کی طرح ہماری زمین کے گرد چکر کاٹنے لگیں گے لیکن افسوس کہ زمین پر بالیاں اُس وقت پہنے گی جب وہ خود مر چکی ہوگی۔"

اس آخری فقرہ سے سارے سائنس دان متفق نہیں۔ V. A. Firsoff اپنی کتاب "Strange of the Moon" میں لکھتے ہیں کہ ضروری نہیں کہ زمین اس حادثہ سے کلیۃً تباہ ہو جائے۔ زمین کی فضا میں جس طرح شہابِ ثاقب تحلیل ہو جاتے ہیں چاند کا کچھ حصہ تحلیل ہو جائے گا کچھ زمین پر گر جائے گا اور باقی حصہ اس کے گرد چکر کاٹنے لگے گا۔ (ص۱۸)

بہرحال یہ حادثہ زمین کے لیے ایک انقلاب اور قیامت بن کر نازل ہوگا۔ قرآن حکیم کے کئی بطن ہیں۔ حضرت شاہ ولی اللہ علیہ الرحمۃ کے معنوں سے بھی ہمیں انکار نہیں لیکن قرآنی اسلوب، احادیث اور روایات سے یہ امر ظاہر ہے کہ یہ ایک معجزہ تھا جو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کفار کے مطالبہ پر دیا گیا۔

مفردات میں ہے :-

قِيلَ انشقاقُهُ فِي زَمَنِ النبي عليه السلام وقيل هو انشقاق يعرضُ فيه حين تقرُبُ القيامة۔

"انشقاقِ قمر کے متعلق بعض نے کہا ہے کہ زمانہ نبوی میں وقوع میں آگیا اور بعض نے کہا ہے کہ اس سے قربِ قیامت کا انشقاق مراد ہے۔"

دراصل چاند کے دونوں انشقاق اپنی اپنی جگہ پر درست ہیں۔ ایک زمانۂ نبوی میں ہوا اور ایک قُربِ قیامت میں ہوگا +

القول المُبین فی تفسیر خاتم النّبیّین

اس رسالہ میں جناب مودودی صاحب کے رسالہ "ختم نبوت" کا مکمل جواب ہے۔ اڑھائی صد صفحات حجم ہے۔ قیمت دو روپے علاوہ محصولڈاک۔ (مینجر مکتبہ الفرقان ربوہ)

"ابنِ آدم"

(جناب ملک محمد مستقیم صاحب ایڈوکیٹ منٹگمری)

حضرت مسیحؑ کے متعلق انجیل میں جابجا **ابنِ آدم** کے الفاظ آتے ہیں حالانکہ جسمانی طور پر حضرت مسیحؑ کا رشتہ براہِ راست کسی مرد سے نہ تھا کیونکہ یہ راستہ انکی بے باپ پیدائش سے رُک چکا تھا۔

روحانی طور پر ہر نیک آدمی اور بزرگ کو بائیبل میں **ابن اللہ** کہا گیا ہے۔ نیز بنی اسرائیل کے پلوٹھے بیٹے رسماً دین کے لئے وقف ہوتے تھے اسلئے ان کو **ابن اللہ** کہا جاتا تھا۔

حضرت مسیحؑ کو **ابن داؤدؑ** پکارنا بھی حقیقت سے دُور تھا۔ کیونکہ اگر ان کا سوتیلا باپ یوسف نجار نسل داؤدؑ سے تھا تو یہ رشتہ حضرت مریمؑ سے ان کی پیدائش کی بنیاد سے بعد کا تھا جس کا اثر حضرت مسیحؑ کی ذات پر نہیں پڑتا تھا اسلئے وہ ابنِ داؤدؑ کہاں بن سکتے تھے۔

اصل نام آپ کا **ابن مریمؑ** ہی تھا جس کا حضرت مریمؑ کو اللہ تعالیٰ نے الہام کیا تھا۔ اور یہ **نام** واقعاتی لحاظ سے اور آئندہ کی پیشگوئی کے لحاظ سے صحیح تر تھا۔ وحی الٰہی کے مطابق ان کا نام **المسیح عیسیٰ بن مریمؑ** رکھا گیا تھا اور اسی کیفیت کی وجہ سے دونوں ماں اور بیٹے کو اللہ تعالیٰ نے آئندہ زمانہ کے لئے بڑا نشان ٹھہرایا تھا' اور اس زمانے کے لئے بھی' (وَجَعَلْنٰهَا وَابْنَهَا آيَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ) یعنی اس بات کا نشان کہ آئندہ اسرائیلی مردوں سے نیکی کا بیج معدوم ہو چکا ہے اسرائیلی عورت کے بطن سے بلا تعلق مرد کے حضرت مسیحؑ کا پیدا ہونا اور اس طرح حضرت مسیحؑ کا نبی ہونا اس بات کا اعلان تھا کہ خدا کی بادشاہت کے بنی اسرائیل سے چھن جانے کا وقت آ چکا ہے لیکن یہ تخصیص' ابن آدم' کی بیان نہیں کی گئی۔ اگر یہ کہا جائے کہ چونکہ حضرت مریم بھی آدمؑ کی اولاد سے تھیں اس لیئے ان کی اولاد کو اگر' ابن آدم' کہا جائے تو کچھ مضائقہ یا ہرج نہیں۔ تب اُلجھن یہ ہے کہ' ابن آدم' سے مرد کی پُشت سے پیدا ہونا ظاہر ہوتا ہے جو واقعہ نہیں۔ اور اگر صرف عورت کے بطن سے پیدائش ہے تو' ابن مریمؑ' نہ صرف موزوں نام ہے بلکہ درست اور قابلِ قدر یہی نام ہے جس سے حضرت مریمؑ کا چلن عیب دار نہیں بلکہ قابلِ ستائش معلوم ہوتا ہے اور حضرت مسیحؑ **قانونِ قدرت** اور **قدرت** کے مظہر ٹھہرتے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ حضرت مریمؑ کو صدیقہ اور حضرت مسیحؑ کو نبی اللہ فرماتا ہے تو اس نام کو ترک کرنا حضرت مسیحؑ کا فعل نہیں بلکہ بعد کے عیسائیوں نے آدمؑ کو گنہگار ٹھہرا کر اس کی نسل کی نجات کی ضرورت کو پُورا کرنے کے لئے حضرت مسیحؑ کو' ابن آدم' کے طور پر پیش کیا ہے اور دیدہ دانستہ تحریف کر کے' ابن مریمؑ' کو

اُبن آدم سے بدل دیا۔

'ابن مریم' کے الفاظ بہت بڑی عظمت کے حامل تھے جس کو عیسائی نہیں سمجھ سکے۔ دیکھئے جہاں جہاں انجیل میں 'ابن آدم' کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں وہاں اگر 'ابن مریم' رکھ دیں تو حقیقت واضح ہو جاتی ہے۔ مثلاً حضرت مسیحؑ نے کہا کہ "وقت آگیا ہے کہ ابن آدم کا جلال ظاہر ہو"۔ یہاں اگر 'ابن مریم' کے الفاظ رکھ دیں تو تاریخ کا تقاضا پورا ہو جاتا ہے ورنہ 'ابن آدم' تو ہر آدمی کے بچے کو کہہ سکتے ہیں مگر ہر بچے کو 'ابن مریم' نہیں کہہ سکتے۔ یہودی حضرت مریمؑ پر بدکاری کا الزام لگاتے تھے اور کہتے تھے کہ ایسی عورت کا بیٹا 'ابن مریم' نبی اللہ کیسے ہو سکتا ہے۔ صلیب کی موت اُس کے لعنتی ہونے اور ماں کے غلط کار ہونے کو خود ثابت کر دے گی اور اس طرح دونوں ماں بیٹا خدائے قدوس کے بندے ثابت نہ ہوں گے بلکہ ذریتِ شیطان۔ اس ماحول میں 'ابن آدم' کا پیوند کتنا بودا اور بھدّا دکھائی دیتا ہے۔

بنی اسرائیل میں بے باپ ہونے کی وجہ سے عدم رشتۂ اُبوّت غیریت کا تقاضا کرتا ہے۔ اگر اس صورت میں 'ابن آدم' لایا جائے تو یقیناً حضرت مریمؑ پر الزام عائد ہوتا ہے کیونکہ بنی اسرائیل سے باہر رشتۂ اُبوّت کا قیام آدم کی طرف یا اس کی اولاد کی طرف منسوب ہوگا جس کی حضرت مسیحؑ جسارت نہیں کر سکتے البتہ 'ابن آدم' جس شان کا حامل ہے وہ روشن ستارے کی طرح نمایاں ہے۔

انجیل کی زبان میں 'ابن آدم' ایسا اجنبی اور غیر معروف ہے کہ فصاحت و بلاغت یا محاورہ کی رُو سے جوڑ نہیں بیٹھتا۔ اس تبدیلی سے جو آئندہ زمانہ کے لئے نشان کا وعدہ تھا وہ اتنا مدھم ہو گیا کہ دُوربین انسان ہلال کو تو دیکھ سکتا ہے مگر یہ نشان اسے نظر نہیں آسکتا۔ اور وہ نشان "سچے مسیح کی آمدِ ثانی کی صحیح نشانی" تھا جیسے حدیث میں رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا "کیف انتم اذا نزل فیکم ابن مریم"۔ یہاں الفاظ 'ابن مریم' کے ہیں 'ابن آدم' کے نہیں۔ یعنی آئندہ زمانہ میں جو نبی اللہ حضرت مسیحؑ کی خُو بُو پر آئے گا وہ **پہلے مریم بنے گا اور پھر 'ابن مریم'۔**

پہلے وہ صفاتِ مریمیت کے دُور سے گزرے گا اور وہ صدیقیت کا دُور ہوگا۔ جیسے اللہ تعالیٰ نے بتایا کہ حضرت مریمؑ صدیقہ تھیں۔ اور پھر وہ نبوت کے مقام پر کھڑا کیا جائے گا جیسے صدیقہ کے بطن سے 'ابن مریم' بنا۔ چنانچہ اس معیار پر آج دو ہزار سال کا عرصہ گزرتا ہے کہ کسی ایک شخص نے بھی اس شکل میں دعویٰ نہیں کیا کہ میں 'ابن مریم' ہوں جو خود ہی پہلے مریم بنا اور پھر 'ابن مریم' کو رُوحانی جنم دیا سوائے ایک **مردِ کامل** کے جس نے قادیان کی بستی سے یہ آواز بانگِ دہل بلند کی۔ سننے والے اپنے روحانی اندھے پن کے باعث حیرت و تعجب سے کہنے لگے کہ مدعی عورت ہے یا مرد؟ یا خود ہی عورت اور خود ہی مرد؟ عجیب معمہ تھا مگر یہ سب کچھ دستِ غیب سے ہوا جو عام لوگوں کے لئے سمجھنا ایسا آسان نہ تھا۔ یہ معیارِ صداقت ایک طرح سے واضح بھی تھا اور ایک طرح سے دقیق بھی۔

یہ بات تو شاید عقلِ سلیم کر ہی لے کہ اگر مسیح اپنے تئیں

آدم کہتے وہ درست تھا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ مَثَلَ عِیْسٰی عِنْدَ اللّٰہِ کَمَثَلِ آدَمَ کہ جس طرح تخلیقِ آدم میں نطفۂ پدری کا حصّہ نہ تھا اسی طرح ابنِ مریم مسیح کی پیدائش میں مَسِّ بشر کا حصّہ نہیں مگر یہ صورت بھی 'ابن آدم' کی منافی ہے اور 'ابن مریم' کی مؤید۔ مریمؑ کو آدمؑ کے مقام پر اس لئے بھی کھڑا نہیں کیا جا سکتا کہ مریمؑ صدّیقیت کے درجہ کی مسافر تھیں اور آدم درجۂ نبوّت کے۔ اس لئے حضرت مسیحؑ کو آدم تو کہہ سکتے ہیں مگر 'ابنِ آدم' نہیں۔ اس کے آگے اللہ تعالیٰ کا اپنا قانون بہت بڑی روک بنتا ہے جو یہ ہے کہ ہم تمہیں ماؤں کے پیٹوں سے پیدا کرتے ہیں۔ یعنی مِنْ بُطُوْنِ اُمَّھٰتِکُمْ۔ باپوں والے بھی اور بغیر باپ کے بھی۔ لیکن زمین مستقل ہے اس لئے قانونِ تخلیق معروف والد کی عدم موجودگی میں 'ابن مریمؑ' کا ہی مقتضی ہے، نہ کہ 'ابن آدم' کا جو کہ فوری والد کو چاہتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے، یا کسی باپ نے، یا کسی ماں نے آج تک کسی نبی کا نام **'ابن آدم'** نہیں رکھا 'ابن مریمؑ' ضرور رکھا ہے۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین +

ترجمہ کے متعلق دو سوال اور ان کے جواب

جناب صادق احمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ دریاخان مری ضلع نوابشاہ تحریر کرتے ہیں کہ ایک غیر احمدی دوست نے پوچھا ہے کہ:۔

(۱) تجری من تحتہا کا لفظی ترجمہ تو یہ ہے کہ "ان کے نیچے سے نہریں جاری ہونگی" مگر الفرقان میں لکھا ہے "جن کے ساتھ نہریں جاری ہوں گی"

(۲) نیز یوم الدین کے معنے جزا سزا کے وقت کے ہوتے ہیں ان کا جواب دیا جائے۔

الجواب:۔ (۱) اگر لفظی ترجمہ میں یہ طریق اختیار کیا جائے تو پھر لفظ "ابن السبیل" کا ترجمہ "راستہ کا بیٹا" ہوگا مسافر نہ ہوگا مگر یہ لفظی ترجمہ کا صحیح طریق نہیں ہے۔ الفرقان میں "سلیس اردو ترجمہ" دیا جاتا ہے۔ عربی زبان میں "مِنْ تَحْتِہٖ" کے معنے تابع ہونے اور ساتھ ہونے کے بھی ہوتے ہیں۔ قرآن مجید میں فرعونِ مصر کا قول ہے وَھٰذِہِ الْاَنْھٰرُ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِیْ (زخرف ع) کیا یہ ترجمہ ہوگا کہ یہ دریا میرے نیچے سے جاری ہیں؟ نہیں بلکہ اسکا سلیس ترجمہ یہی ہوگا کہ یہ دریا میرے تابع ہیں، میرے قبضہ میں ہیں پھر سورۃ التحریم میں ہے کَانَتَا تَحْتَ عَبْدَیْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَیْنِ (ع۲) جس کا سلیس ترجمہ یہی ہوگا کہ وہ دونوں بیویاں حضرت نوحؑ اور حضرت لوطؑ کے ساتھ اور انکی زوجیت میں تھیں پس الفرقان کا ترجمہ سلیس اردو کے مطابق بالکل درست ہے۔ آیت قرآنی تجری من تحتہا الانہار کا مطلب یہ ہے کہ جنت میں نہریں ان باغوں کے ساتھ اور انکے تابع ہونگی اور ان کے باعث ان کی سرسبزی و شادابی ہمیشہ قائم رہیگی۔ یہ مطلب ہرگز نہیں کہ باغات تو اُوپر بلندی پر ہونگے مگر اور یہ نہریں نیچے میدانوں میں جاری ہوں گی۔

(۲) یوم کے معنے وقت اور دن کے ہیں اور الدّین کے معنے جزا و سزا کے علاوہ مذہب کے بھی ہیں پس مالک یوم الدین کے یہ معنے درست ہیں کہ اللہ تعالیٰ جزا و سزا کے وقت کا مالک ہے اور یہ معنے بھی درست ہیں کہ مذہب اور دین کے وقت یعنی انکے غلبہ کا بھی وہی مالک ہے۔ ہم قیامت کے قائل ہیں، جزا سزا کے بھی قائل ہیں اللہ تعالیٰ کو ہی جزا و سزا کے وقت کا مالک یقین کرتے ہیں +

حاصلِ مطالعہ

(۱)

(از جناب مولانا دوست محمد صاحب شاہد)

حاجی محمد امداد اللہ صاحب مہاجر مکی حضرت مولانا شاہ محمد اسحاق کے ممتاز شاگرد اور حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی (بانی مدرسہ دارالعلوم دیوبند) کے پیر طریقت تھے۔ آپ کے حالاتِ زندگی آج سے ساٹھ ستر برس پیشتر "شمائم امدادیہ" کے نام سے شائع ہوئے تھے جو عرصہ سے ناپید تھے۔ اب حال ہی میں کتب خانہ "شرف الرشید" شاہ کوٹ (شیخوپورہ) نے اسی نام سے یہ دوبارہ چھاپ دیئے ہیں۔ ذیل میں کتاب کے اس دوسرے ایڈیشن سے چند ضروری اقتباسات ہدیۂ قارئین کئے جاتے ہیں۔ یہ اقتباسات بھی حاجی صاحب کے اقوال و ملفوظات ہیں جن سے علاوہ دوسرے امور کے اس حقیقت پر مہرِ تصدیق ثبت ہوتی ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا زمانہ بعثت ہر معظم کے اہلِ کشف و رؤیا بزرگوں کی خبروں کے عین مطابق تھا اور یہ کہ علماءِ وقت کے کثیر طبقہ کی طرف سے مہدی کی مخالفت کا ہونا بہت پہلے سے مقدر تھا۔ چنانچہ ایسا ہی ظہور میں آیا:۔

(۱) "خاتم الولایت"

"حضرت ابوبکر خاتم الصدیقین اور حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین اور حضرت علی خاتم الولایت ہیں۔" (ص۳۵)

(۲) مہدی کی مخالفت ہوگی

"زمانِ ظہورِ مہدی بہت سخت اور خوفناک ہے۔ اکثر لوگ مخالف ہونگے وہ خود امام مستقل ہوں گے تقلید حنفی و شافعی کی اس وقت نہ رہے گی۔ اکثر علماء اسی وجہ سے مخالفت کریں گے۔" (ص۲۲)

(۳) مولانا رومؒ اور شیخ اکبرؒ کا نزول

"نزول مولانا روم علیہ رحمۃ کا نسبت نزول شیخ اکبر کے کامل معلوم ہوتا ہے۔" (ص۴۹)

(۴) لباس حضرت سید عبد القادر جیلانیؒ

"شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ لباس عمدہ پہنتے تھے اور کھانا لذیذ کھاتے تھے یہ سب عکس نعماء اخروی تھا اور وہ عکس صفاتِ حق تعالیٰ تھیں۔ حضرت شیخ ان عکوس میں معائنہ اصل کا کرتے تھے۔ پس یہ چیزیں ان کے واسطے بمنزلہ آئینہ کے تھیں۔" (صفحہ ۶۹-۷۰)

(۵) ہر کوئی مومن و کافر ہے

"ھو الذی خلقکم فمنکم کافرٌ و منکم مؤمنٌ کی تفسیر علماءِ ظاہر مشہور ہے اور علمائے باطن کہتے

ہیں کہ ہر کوئی مومن و کافر ہے کیونکہ قوت سے محمودہ و مذمومہ ہوتے ہیں" (صفحہ ۲۲)

(۶) ظہور امام مہدی کے لئے اشتیاق

"ظہور امام مہدی آخر الزمان کے ہم سب لوگ مشتاق ہیں مگر وہ زمانہ امتحان کا ہے۔ اوّل اوّل ان کی بیعت اہل باطن اور ابدال شام بقدر تین سو تیرہ اشخاص کے کریں گے اور اکثر لوگ منکر ہو جائیں گے۔ اللہ سے ہر وقت یہ دعا مانگنا چاہیئے ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا وھب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوھاب" [۱] (صفحہ ۱۰۱)

(۷) صلحائے مکہ کو ظہور مہدی کی اطلاع

"ایک شامی جن کا نام غالباً سید احمد تھا یہاں مکہ مکرمہ میں بہ انتظار امام مہدی آخر الزمان کہ ان کے مرشد نے انکو قرب زمانہ امام مہدی کی خبر دی تھی مقیم تھے اور اب ان کے پیر بھائی سید محمد اسی غرض سے مکہ مکرمہ میں مقیم ہیں اور مجھ سے اکثر ملاقات کرتے تھے اور امام مہدی کے ظہور کے آثار و اخبار سناتے ہیں سید احمد نے مجھ سے بیان کیا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں انصرنی انصرلک اور مجھ سے ارشاد کرتے ہیں کہ حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی کے پاس ایک تلوار ہندی ہے تم ان سے تلوار ہندی لے کر امام مہدی علیہ السلام کے معین و ناصر ہو ..... مکہ میں بہت سے بزرگ ہیں کہ ان کو دعوی ہے کہ ہم مہدی آخر الزمان ہونگے اور بعض ظہور امام کے منتظر ہیں۔ منجملہ منتظرین کے سید علی بغدادی ہیں۔ وہ اکثر ہمارے پاس آمد و رفت رکھتے تھے۔ ان کی کشف و کرامت اہل مکہ میں مشہور ہے ان کے حساب سے امام مہدی کے ظہور میں ایک یا دو سال باقی ہیں۔ انہوں نے امام مہدی کو رکن یمانی کے پاس نماز پڑھتے بھی دیکھا ہے اور ان سے مصافحہ بھی کیا ہے اس وقت امام صاحب کی عمر قریب چالیس سال کے معلوم ہوتی تھی۔ سید علی صاحب کہتے ہیں کہ میں کہ بموجب ارشاد جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم بہ انتظار امام مہدی مقیم ہوں" (صفحہ ۱۰۳)

---

[۱] افسوس حاجی امداد اللہ صاحب نے حضرت مسیح موعود کا زمانہ پایا مگر قبول حق سے محروم رہے اور کہا "قادیانی اگر راہ پر نہیں تو ہم بوجہ اپنے علم کے انکار پر معذور ہیں" (شمائم امدادیہ صفحہ ۷۷ — ۷۷) الصلحُ حجابُ الاکبرُ کی یہ ایک عبرت انگیز مثال ہے ۔

(۲)

نبی کا نام مفرد ہونا؟

(از جناب ڈاکٹر سید محمود احمد شاہ صاحب فورٹ عباس)

قرآن کریم مترجم طباعت ۱۳۲۰ھ ترجمہ مولوی عاشق الٰہی دیوبندی خیر المطابع میرٹھ شروع ص ۱۵۰۴ پر بعنوان "القاب جو قرآن مجید میں مذکور ہیں" لکھا ہے:-

"نوح لقب تھا اور نام عبد الغفار تھا"

کیا عبد الغفار بھی مفرد نام ہے؟

(۳)

(از جناب چودھری عبد المجید صاحب کراچی)

شذرہ بعنوان "روزہ اور موجودہ انجیل" مطبوعہ "الفرقان" بابت جنوری ۱۹۶۵ء نظر سے گزرا۔ معلوم ہوتا ہے کہ اردو بائیبل میں سے عیسائیوں نے یہ الفاظ "لیکن بدروحوں کی یہ قسم نماز اور روزہ کے بغیر نہیں نکالی جا سکتی" اس لئے نکال دیئے ہیں کہ یہ مادہ پرست نماز اور روزہ کے قائل ہی نہیں اور نہ یہ سمجھتے ہیں کہ نماز اور روزہ روحانیت کے لئے ضروری ہیں۔ جو عیسائی ان باتوں کے قائل بھی ہیں انہیں بھی یقیناً یہ تجربہ ہو چکا ہوگا کہ جس کو وہ نماز اور روزہ سمجھتے ہیں اس پر عمل کر کے انہیں وہ روحانی قوت حاصل نہیں ہو سکتی جس سے بدروح کو نکالا جا سکے۔

میرے پاس پیرس کی مطبوعہ فرانسیسی زبان کی بائیبل ہے اس میں بھی مندرجہ بالا فقرہ موجود نہیں۔ چنانچہ متی باب ۱۷ آیات ۱۹، ۲۰، ۲۱ کا متن درج ذیل ہے:-

19. Alors les disciples, s'approchant de Jesus. de le prive, lir demanderent: "Pourquoi nous autres n'avonsnu pu l'expulser?" "Par ce que V avez peu de foi," leur ditil, Car, ge Vous le dit lu verite, si vous avez de la foi gros comme un grain de senève Vous direz à cette montagne.

21: 'Deplace-toi d' ici à là, et elle se déplacera, et rien ne vous impossible." (page 1313)

آخری فقرہ کا ترجمہ ہے "اور کوئی بات تمہارے لئے ناممکن نہ ہوگی"۔ اس کے بعد کی عبارت بالکل حذف کر دی گئی۔ البتہ انگریزی بائیبل میں یہ عبارت موجود ہے۔ چنانچہ

امریکہ کی چھپی ہوئی بائیبل میں جو میرے پاس ہے "نماز اور روزہ" والا فقرہ موجود ہے۔ چنانچہ متی باب ۱۷ کی آیات ۱۹، ۲۰ اور ۲۱ درج ذیل ہیں:-

19. Then came the disciples to Jesus apart, and said, why could not we cast him out?

20. And Jesus said unto them, Because of your unbelief: for verily I say unto you. "If you have faith as a grain of mustard seed, ye shall say unto this mountain, Remove hence to yonder place; and it shall remove; and nothing shall be impossible unto you.

21. <u>Howbeit this kind goeth not out but by prayer and fasting.</u>

بائیبل میں حسبِ خواہش تحریف کرنا بھی پادریوں کا پرانا مشغلہ ہے اور فرانسیسی بائیبل کا اقتباس اس کا عجیب نمونہ ہے۔

(عبدالمجید۔ کراچی)

―――― (۴) ――――

تفہیماتِ ربانیہ کے الفاظ کی تصحیح

(از قلم محترم حضرت چودھری محمد ظفر اللہ خان صاحب)

"پروف دیکھنے میں بعض اغلاط نظر سے اوجھل رہے ان میں سے جو خاکسار کی نظر سے گزرے ہے گزارش ہیں۔

(۱) صفحہ ۱۰ نیچے سے اوپر کو گنتے ہوئے سطر ۶ میں "ہستی کے حقیر ہونے" کے بعد لفظ "کے" رہ گیا ہے۔

(۲) صفحہ ۱۱۴ سطر ۱۳ "رموزِ مملکت را" کی بجائے "رموزِ مملکتِ خویش" ہونا چاہئیے۔

(۳) صفحہ ۱۲۰ سطر ۱۰ کا آخری لفظ "معلوم" ہے۔ کیا "معدوم" مراد نہیں؟

(۴) صفحہ ۵۹۸ سطر ۱۶۔ خوشے بدر اہانہ بسیار ہونا چاہئیے۔ یہ شعر ایک اور مقام پر بھی اسی طرح چھپا ہے یعنی "بہانہ ہائے بسیار" وہاں بھی تصحیح کی ضرورت ہے۔

(۵) صفحہ ۵۹۹ سطر ۸۔ موتھا کی بجائے موتھما ہونا چاہئیے۔

(۶) صفحہ ۶۱۸ سطر ۷۔ "کے لئے تیا" کی جگہ "کے لئے تیار" ہونا چاہئیے۔

(۷) صفحہ ۶۲۰ سطر ۷۔ "بہشتی مقبر" کی جگہ "بہشتی مقبرے" ہونا چاہئیے۔

(۸) صفحہ ۶۷۱ سطر ۱۸۔ لاینال عھدی ہونا چاہئیے ی رہ گئی ہے۔

(۹) صفحہ ۷۴۳ سطر ۲۔ اجتماع بھی درست ہوگا لیکن یہاں ذکر اجماع کا ہے۔"

الفرقان: ہم محترم جناب چودھری صاحب کے اس گہرے مطالعہ کے نہایت ممنون ہیں۔ احباب اپنے اپنے نسخوں میں ان الفاظ کی درستی کر لیں۔ ۱۲۰ میں لفظ "معلوم" کا اندراج درست ہے۔ یہ حضرت مولانا [illegible]

اقتباسات

جماعت اسلامی کی حقیقت

ہم ذیل میں ہفت روزہ المنبر لائل پور کی خاص اشاعت یکم جنوری ۱۹۷۶ء سے چند اقتباس درج کرتے ہیں تا دوسرے لوگ بھی ان سے رہنمائی حاصل کرسکیں ۔ (ایڈیٹر)

۱ - "یہ مثال کہ ایک مسلمان ایک وقت میں ایک نظریہ کو دین کے ایک واضح اصول کی حیثیت سے پیش کرے، اس اصول کو دین کی مہمات میں شمار کرے اور اُمت کو اپنے پُرزور دلائل کے ساتھ اصول کو قبول کرنے اور اس پر قائم رہنے کی دعوت دے اور دوسرے وقت میں وہ دین اور شریعت ہی کے نام پر خود ہی اس اصول سے انکار اور اس پر عمل کرنے سے پہلوتہی کرلے۔ ایسی حسرتناک اور تکلیف دہ مثال ہمیں سید ابوالاعلیٰ صاحب مودودی اور ان کی جماعت اسلامی کے سوا کہیں نہیں مل سکتی۔" (صفحہ ۱۳۶)

۲ - "اس اظہار میں کوئی مانع نہیں ہے کہ جماعت (جماعت اسلامی) کے اندر کوئی ایسا شخص تا دیر نہیں رہ سکتا جو خود سوچنے سمجھنے کی صلاحیت رکھتا ہو، حالات سے باخبر ہو، اخلاص کی نعمت عطا کیا گیا ہو اور جرأت کے ساتھ گردوپیش کی ملامت کا مقابلہ کرسکے، وہ جماعت میں شامل نہیں رہ سکتا اِلّا کہ وہ خدانخواستہ جماعت یا مولانا کی شخصیت کو الٰہ بنا چکا ہو" (صفحہ ۸)

۳ - "جماعت اسلامی کی ان کے ساتھ ملی بھگت بھی دین دشمن عناصر ہی کی کامیابی ہے۔ اسلئے کہ تحریف دین کے جو اصول اس جماعت کے پاس ہیں وہ اور کسی کے پاس بھی نہیں ہیں" (صفحہ ۱۰۲)

۴ - دین اور عقل دونوں سے بعید تر جماعت اس ملک میں اگر کوئی ہے تو جماعت اسلامی

ہے۔ اس کی اُلٹی منطق اور اس
کے دینی فہم دونوں کا جائزہ ہم
(اس سے قبل) لے چکے ہیں اور
آئندہ ہم اس کے سارے فکر و
فلسفہ کا جائزہ لینے والے ہیں۔
**یہ جماعت اب صحیح فکر
اور صحیح عمل کی توفیق سے
محروم ہو چکی ہے۔ اس کی
ہر بات اُلٹی ہوتی ہے اور
جو قدم بھی یہ اٹھاتی ہے
اس سے اپنی بے راہ روی
اور ضلالت کا ثبوت مہیا
کرتی ہے"** (ص۱۰)

۵- **"جماعت اسلامی کے متعلق
تو ہماری ایماندارانہ رائے
یہ ہے کہ اس وقت اسلام
کے لئے اس ملک میں اس
سے زیادہ مضر جماعت کوئی
نہیں ہے"** (ص۱۰۵)

۶- "پاکستانی صحافت بہت بددیانتی
سے کام لے رہی ہے۔ اس نے
بددیانتی کا ریکارڈ توڑ دیا اور اپنا
اُلّو سیدھا کرنے کے لئے ایشیا
کے ایک دینی اور مشہور ادارے
دارالعلوم دیوبند کو بھی
**کیچڑ میں گھسیٹنے کی ناکام
کوشش کی ہے"** (ص۱۲۶)

۷- "ہمارے ملک میں اسلام کا حلیہ بگاڑنے والوں
کا ایک گروہ تو جدید تعلیم کی بدولت بہت پہلے
سے پیدا ہو چکا تھا اور اسکی کوششوں سے
مذہب کے خلاف آئے دن نت نئے فتنے اٹھتے
ہی رہتے تھے لیکن جب سے جماعت اسلامی
نے **سیاست بازی** کے میدان میں قدم رکھا
ہے اس نے تحریف مذہب کے ایسے ایسے اصول
ایجاد کرنے شروع کر دیئے ہیں کہ اس میدان کے
دوسرے تمام شاطروں کو اس نے مات
دیدی۔ مغرب زدہ طبقہ جو تحریف کرتا ہے
اس کے لئے وہ یہ طریقہ اختیار کرتا ہے
کہ جس چیز کو ماننا نہیں چاہتا اس کا سرے سے
مذہب ہونا ہی تسلیم نہیں کرتا۔ اگر قرآن کی
کوئی آیت اسکی مزاحم ہوتی ہے تو اس کی
اُلٹی سیدھی کوئی تاویل کر دیتا ہے۔ اگر کوئی
حدیث سامنے آتی ہے تو اسکو عجمی سازش قرار
دے دیتا ہے۔ یہ شرارت بھی اگرچہ مذہب کے
خلاف ایک بہت بڑی شرارت ہے لیکن ایک
پہلو اس کا غنیمت ہے کہ اس سے تحریف کیلئے
کسی مستقل فتنہ کی بنیاد نہیں پڑتی لیکن جماعت
اسلامی نے جو طریقہ اختیار کیا ہے وہ یہ ہے کہ
وہ تحریف بھی کرتی ہے اور اس تحریف کے ساتھ
ایک مستقل اصول بھی وضع کر دیتی ہے تاکہ اس

[illegible]

ایڈیٹر کی ڈاک

(۱) جناب مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری انچارج مبلغ سنگاپور تحریر فرماتے ہیں کہ:-

"کتاب تفہیماتِ ربانیہ بفضلہ تعالیٰ واقعی بے حد مفید اور قیم و جامع مانع ہے اور میدانِ تبلیغ میں فریضۂ تبلیغ کی ادائیگی اور مخالفینِ احمدیت کے مقابلہ کے لئے بہترین ہتھیار ہے۔ یہ عاجز بطور مبلغ اس کتاب سے طالبعلمی کے زمانے سے اب تک فائدہ اٹھاتا رہا ہے اور اسے نہایت کارآمد پایا ہے۔ سنگاپور کی لائبریری میں کثرتِ استعمال سے اس کتاب کی جلد وغیرہ پھٹ چکی تھی ابھی حال ہی میں مَیں نے اسے دوبارہ جلد کرایا ہے۔ اپنی زندگی کے ابتدائی دَور میں خاکسار تبلیغی مضامین لکھتے وقت بھی بڑی حد تک اس قیمتی خزانے سے فائدہ اٹھاتا رہا ہے۔

طالبعلمی کے زمانہ میں ایک مرتبہ امرتسر میں خاکسار کے دل میں مولوی ثناء اللہ امرتسری سے خود مل کر انہیں تبلیغ کرنے کا شوق پیدا ہوا تاکہ اپنے اہلِ وطن مولوی پر خود اتمامِ حجت کر سکوں چنانچہ غالباً ۱۹۳۲ء یا ۱۹۳۳ء میں خاکسار اپنے بھانجے مکرم چوہدری عبداللہ بی۔ایس سی سابق ڈائرکٹر ریسرچ انسٹیٹیوٹ ربوہ کو ساتھ لیکر اور یہی ایک کتاب (یعنی تفہیماتِ ربانیہ) ہاتھ میں سنبھالے ہم مولوی ثناء اللہ کے دفتر اہلحدیث میں جا گھسے۔ دل میں یہ تسلی تھی کہ چلو اگر کوئی حوالہ یاد نہ آیا تو تفہیمات تو پاس ہے ہی وہاں سے دیکھ لیں گے۔ چنانچہ ہم نے مولوی صاحب سے کوئی آدھ گھنٹہ تک وفاتِ مسیح، مباہلہ، پیشگوئی احمد بیگ اور عمر حضرت مسیح موعودؑ وغیرہ مسائل پر بڑی تسلی اور اطمینان سے گفتگو کی لیکن آخر کار مولوی صاحب کچھ طیش میں آگئے اور گفتگو بند کر دی اور ہمیں اپنے کلرک کے پاس بھیج دیا کہ اُن سے گفتگو کر لو۔

الغرض یہ کتاب ایک ایسا علمی خزانہ ہے جو کہ سلسلہ کے مبلغین، طالب علموں اور عوام کے لئے یکساں طور پر مفید ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے اور خدمتِ اسلام کے بے شمار مواقع اور توفیق دے۔"

(۲) جناب ڈاکٹر سید محمود احمد شاہ صاحب فورٹ عباس تحریر فرماتے ہیں کہ:-

"مَیں نے آپ کی کتاب تفہیماتِ ربانیہ جلسہ سالانہ ۱۹۶۴ء پر خریدی تھی۔ مَیں اسے سفر میں بھی ساتھ رکھتا ہوں۔ بلا مبالغہ دریا کو کوزہ میں بند کیا گیا ہے اور یہ اکیلی کتاب کتب خانہ کا کام دیتی ہے۔ مَیں نہیں سمجھ سکتا کہ مخالفین احمدیت کا کوئی اعتراض ایسا بھی ہو جس کا جواب اس کتاب میں موجود نہ ہو۔

اللہ تعالیٰ آپ کو بہت بہت جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین" +

قرآن اوّل کے ایک سریانی صحیفہ کا انکشاف

نزولِ قرآن کی بشارت

اور

بیت العتیق کی عظمت کا بیان

(محترم جناب شیخ عبدالقادر صاحب محقق۔ لاہور)

ابتدائی عیسائیوں کے اشعار کی دریافت آثارِ قدیمہ سے مل چکی ہے۔ الفرقان کے گزشتہ شمارہ میں اُس سریانی صحیفہ کا تعارف ہم کروا چکے ہیں جس میں حضرت مسیح ناصری علیہ السلام اور اُن کے ماننے والوں کی غزلیں درج ہیں۔

ان غزلیات میں نزولِ قرآن کی ایک واضح بشارت بھی موجود ہے۔ یہ دراصل ایک کشف ہے جس میں آسمانی خط کے نزول کا ذکر ہے جس سے مراد ایک ایسی کتاب ہے "جس کا ہر ہر لفظ خدائے بزرگ و برتر کی انگلی نے لکھا"۔ صاحبِ کتاب کے متعلق لکھا ہے کہ اس نے ساری دنیا کو فتح کر لیا۔ حق غالب آگیا اور باطل اس کے سامنے سے بھاگ گیا۔ پھر اس آسمانی کتاب کو وراثت میں پانے والے ایک فرزندِ حق کا ذکر ہے جس سے مراد مسیح موعود ہے۔

سریانی صحیفہ جس میں پہلی صدی کے عیسائیوں کی غزلیں درج ہیں امریکہ میں شائع ہونے والی کتاب "The Lost Book of the Bible" میں شامل ہے۔ غزل ۲۳ میں آسمانی کتاب کے نزول کی بشارت ہے۔ اس غزل کا عنوان علماء نے بایں الفاظ دیا ہے:-

"ایک مختوم خط کا بیان جو کہ خدا نے بھیجا۔ یہ خط اس صحیفہ کے اسرار میں سے ایک بڑا سِرّ ہے"

اس غزل کے ایک حصّہ کا ترجمہ درج ذیل ہے:-

"اللہ تعالیٰ کا ارادہ ایک خط کی مانند تھا
اس کی مرضی آسمان سے آئی اور وہ
اُس تیر کی طرح کھینچی گئی جو نہایت تیزی
سے کمان سے چھوڑا گیا۔ اور بہت سے
ہاتھ اس خط کی طرف لپکے۔ اُسے پکڑنے
اُسے حاصل کرنے اور اُسے پڑھنے کیلئے
لیکن یہ خط ان کی انگلیوں سے صاف
نکل گیا اور پکڑنے والے اس سے خوفزدہ
ہو گئے اور اس مُہر سے جو اس پر ثبت

تھی۔ کیونکہ ان کو اجازت نہیں دی گئی کہ
وہ اس کی مہر کو کھول سکیں۔ کیونکہ وہ طاقت
جو کہ اس مہر کے اوپر محیط تھی وہ لوگوں کی
طاقت سے بہت بڑی تھی لیکن وہ لوگ
جنہوں نے اس خط کو دیکھا وہ اس کے
پیچھے پیچھے ہو لئے کیونکہ وہ معلوم کرنا چاہتے
تھے کہ یہ کہاں اترتا ہے اور اسے کون
پڑھے گا اور کون اسے سنے گا۔

بالآخر ایک (آسمانی) چکر نے اس
خط کو جا لیا اور وہ اس پر محیط ہو گیا۔
اور اس چکر کے پاس ایک بادشاہت
اور ایک سلطنت کا نشان تھا۔ ہر وہ
چیز جس نے اس چکر کو ہٹانے کی کوشش
کی۔ اس کو اس نے درانتی کی طرح ٹکڑے
ٹکڑے کر کے پھینک دیا۔

اس نے مخالفین کے گروہوں کو اکٹھا
کیا اور دریاؤں پر پل باندھے۔ اور
بہت سے جنگلوں پر سے گزرا۔ ان کو
صاف کیا اور ایک کشادہ شاہراہ تیار
کر دی۔

(یہ خط دراصل ایک حکم اور فرمان تھا
جس میں تمام کے تمام علاقے مخاطب تھے)

پھر یوں ہوا کہ اس خط کے اوپر وہ
سر ظاہر کیا گیا جو کہ بزرگ و برتر باپ کے
فرزند حق کا تھا۔ اس فرزند حق نے اس
خط کو وراثت میں پایا اور وہ ہر چیز پر
قابض ہو گیا۔ اس کے سامنے اکثریت
کا منصوبہ ناکام ہوا اور تمام گمراہ لوگ
بعجلت تمام راہ فرار اختیار کر گئے۔ اور
وہ لوگ جو کہ ایذائیں دیا کرتے تھے اور
غضبناک تھے وہ نیست و نابود ہو گئے۔

(یہ خط دراصل ایک بڑی کتاب تھا کہ
کا ہر ہر حرف خدا کی انگلی نے لکھا تھا۔)

باپ بیٹے اور روح القدس کا نام
اس میں درج تھا ہمیشہ ہمیش کے لئے
حکومت کرنے کے لئے۔[1]

خدائے یہوواہ تیری حمد ہو

(سریانی صحیفہ غزل ۲۳)

یہ غزل ایک ایسا راز ہے جو کہ عصر حاضر کے عیسائی علماء پر منکشف نہیں ہوا۔ آج ہم اس سربستہ راز کو کھولتے ہیں۔ یہ غزل دراصل ایک کشف ہے جس میں نزول قرآن کی بشارت دی گئی۔ آسمانی خط سے مراد **خاتم الکتب** ہے جو کہ سلطنت اور بادشاہت کے نشان والے آسمانی چکر یعنی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی تحویل میں دیا گیا۔ جس کا ہر ہر حرف لوح محفوظ سے اترا اور خدا تعالیٰ کا لکھا ہوا ہے۔ یہ اس پیغمبر پر اترا جس کے متعلق تورات

---

[1] ان غزلوں میں سے بعض کے آخر میں ایک آدھ فقرہ بعد کے عیسائیوں نے بڑھایا ہوا ہے۔ یہ فقرہ بھی اصل مضمون پر اضافہ معلوم ہوتا ہے +

میں ہے کہ :۔

"میں اپنا کلام اُس کے مُنہ میں
ڈالوں گا اور جو کچھ میں اُسے حکم دونگا
وہی وہ اُن سے کہے گا۔ اور جو کوئی
میری ان باتوں کو جن کو وہ میرا نام
لے کر کہے گا نہ سُنے گا تو میں اُس کا
حساب اس سے لوں گا۔"

(استثناء ۱۸/۱۸-۱۹)

انجیل میں ہے :۔

"جو شخص اس نبی کی نہ سُنے گا وہ
اُمت میں سے نیست و نابود کر دیا جائیگا۔"

(اعمال ۳/۲۳)

وہ پیغمبر جس کا پیغام ساری نسلِ انسانی کے لئے تھا جس کا عَلَم ایک عالَم پر لہرایا اسی پیغمبرؐ اور اس کی آسمانی کتاب کی بشارت اور جاء الحق وزھق الباطل کا نظارہ اس غزل میں موجود ہے۔ پھر اس غزل میں اس خط کو وراثت میں پانے والے ایک فرزندِ حق کا ذکر ہے اس سے مراد مسیح موعودؑ ہے۔

مکاشفاتِ یوحنا عارف میں ایک مختوم کتاب کا ذکر ہے جسے سات مہروں سے بند کیا گیا ہے۔ جسے مسیح موعودؑ نے کھولنا تھا۔ یہ مقام بھی آج تک سربستہ راز تھا۔ احمدیت نے اس سرِّ روحانی کو کھولا۔ یہ کتاب قرآن حکیم ہے اور سات مہریں سبع مثانی سورۃ فاتحہ کی سات آیات جن کو مسیح موعودؑ نے کھول کھول کر دنیا کے سامنے پیش کیا۔

یوحنا عارف کا یہ کشف بعد میں آنے والے لوگوں نے "فرزند داؤد یسوع مسیح" پر چسپاں کر دیا۔ (مکاشفہ ۵/۵) یہ مسلّمہ ہے کہ مکاشفات عبرانی یا آرامی سے یونانی میں ترجمہ ہوئے۔ موجودہ نسخہ یونانی میں ہے۔ اصل نسخہ ناپید ہے۔ یونانی مؤلف نے زائد مواد اس میں بھر دیا۔ اسکے برعکس سریانی صحیفہ کا کشف بالکل صاف ہے۔ آخری فقرہ کے سوا تحریفات سے مبرّا ہے۔

مذکورہ غزل سے ظاہر ہے کہ آسمانی خط سے مراد وہ کتاب ہے

(۱) جو ساری نسلِ انسانی کے لئے آسمان سے اُتری جس کا ہر ہر حرف خدا تعالیٰ کا نازل کردہ ہے۔

(۲) جسے وہ آسمانی حکم دنیا میں لایا جس پر حکومت اور بادشاہت کا نشان ہے۔ جو جاء الحق و زھق الباطل کا نظارہ پیش کرتا ہے۔ وہ دنیا کے نشیب و فراز مٹا کر ایک کشادہ راہ تیار کر دیتا ہے۔

مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثتِ مقدسہ ہے

(۳) زمانہ گزرتا گیا۔ بالآخر اس کتاب پر الحق کے فرزند کا سرِ مبارک نمایاں ہوتا ہے۔ فرزندِ حق اس کتاب کو وراثت میں پاتا ہے۔

الحق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام ہے فرزندِ حق سے مراد مسیح موعودؑ ہے۔

(۴) فرزندِ حق اس آسمانی کتاب کو لیکر دنیا پر غالب آجاتا ہے۔ اکثریت کا منصوبہ اس کے سامنے ناکام ہوتا ہے۔ وہ دنیا کا فاتح ہے۔

اس میں اس قرآنی انقلاب کی بشارت ہے
جو کہ مسیح موعود کے انقلابِ طیبہ سے دنیا میں برپا ہوگا
صاحبِ قرآن، خادمِ قرآن اور آسمانی کتاب کے
نزول کے متعلق یہ ایک واضح اور روشن بشارت ہے۔

کعبۃ اللہ کی عظمت کا ذکر

قرآنِ حکیم میں ہے کہ اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِيْ بِبَكَّةَ کہ اوّلین گھر جو کہ لوگوں کے افادہ روحانی کے لئے بنایا گیا وہ مکہ معظمہ میں ہے۔ انبیائے بنی اسرائیل حسبِ استطاعت کعبۃ اللہ کے حج سے متمتع ہوتے رہے۔ حواریانِ مسیح کے متعلق حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے حواریوں نے حج کیا تو وہ حرم کی تعظیم میں ننگے پاؤں چلے۔

حواریوں کے حج کے متعلق عیسائی تاریخ بالکل خاموش تھی۔ حواریوں کی حجاز میں آمد کا تو ذکر ہے لیکن کعبۃ اللہ کی زیارت اور حج کا کوئی ذکر نہیں۔ آپ حیران ہوں گے کہ اس سُریانی صحیفہ میں ایک غزل ایسی بھی درج ہے جس میں "اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ" کا مضمون بیان ہوا ہے۔ اہلِ کتاب چونکہ بیت العتیق کے شرف اور مرتبہ کو بکلی نظر انداز کر دیتے تھے اور یہ مرتبہ ہیکلِ یروشلم اور بعض دوسری ہیکلوں کو دیتے تھے۔ اس باطل خیال کی تغلیط اس غزل میں کی گئی ہے۔

غزل چہارم میں ہے:-

"اے میرے خدا کوئی انسان
تیری مقدس جگہ کو تبدیل نہیں کرتا۔
یہ ممکن نہیں کہ وہ اسے بدل کر کسی اور
جگہ لے جائے کیونکہ اسے اس امر کا
مطلقاً کوئی اختیار نہیں۔
کیونکہ تیرا مقدس تو وہ ہے
جو کہ تُو نے سب سے پہلے تشکیل دیا۔
بیشتر اس کے کہ دوسری جگہیں بنائی
جائیں جو سب سے پُرانا ہے۔ اسکے
مرتبہ میں بعد میں بننے والے (گھروں)
کی وجہ سے کوئی تبدیلی یا کمی نہیں ہو سکتی"

کعبۃ اللہ کے شرف، عظمت اور مرتبہ کا اس سے واضح بیان اور کیا ہو سکتا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حواریوں نے حج کعبۃ اللہ سے متمتع ہونے کے بعد یہ غزل کہی ہے۔

اہلِ مذاہب کے نام حضرت مسیح موعودؑ کا چیلنج

"میرا دعویٰ ہے کہ تمام صداقتیں قرآن کریم میں موجود ہیں۔ اگر کوئی مدعی ایسی صداقت پیش کرے کہ وہ قرآن میں نہیں میں اُسے نکال کر دکھانے کو تیار ہوں" (ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ جلد اوّل صفحہ ۲۸۵)

ختمِ نبوت

جناب پرویز صاحب کے اعتراضات کے جواب

جناب غلام احمد صاحب پرویز نے معارف القرآن نامی کتاب میں **ختمِ نبوت** کے زیرِ عنوان جو اعتراضات جماعت احمدیہ کے مسلک پر کئے ہیں ان کے جوابات اختصار کے ساتھ درج ذیل ہیں۔ **قسط اوّل** ملاحظہ فرمائیں۔ (ایڈیٹر)

(۱) جناب پرویز صاحب لکھتے ہیں کہ "ہمارے مولوی صاحبان پچاس برس سے قادیانیوں کے ساتھ مناظرے، مباحثے، مجادلے، مباہلے کرتے چلے آرہے ہیں۔ لیکن بھنور میں پھنسی ہوئی لکڑی کی طرح معاملہ وہیں کا وہیں ہے اس لئے کہ یہ مولوی صاحبان خود ایک آنے والے کے انتظار میں ہیں۔" (ص [illegible])

الجواب۔ یہ بالکل غلط ہے کہ معاملہ وہیں کا وہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے لاکھوں انسانوں کے لئے تو معاملہ طے ہو چکا ہے اور وہ جماعت احمدیہ میں شامل ہو چکے ہیں اور بہتوں کے لئے طے ہونے کے قریب ہے تبھی تو جماعت احمدیہ ترقی کر رہی ہے معلوم ہوتا ہے آپ نے آنے والے کے نظریہ سے اسی لئے انکار کر دیا ہے کہ مولویوں کی طرح آپ بھی پھنس نہ جائیں۔ ورنہ اُمّت کا اجماعی عقیدہ تو واضح ہے۔

(۲) پھر پرویز صاحب لکھتے ہیں "قرآن کی رُو سے یہ بنیاد ہی باطل ہے کہ ایک شخص خدا کا نبی یا رسول ہوا اور وہ کتاب نہ لائے۔" (ص [illegible])

"تشریعی اور غیر تشریعی کی تفریق یکسر غیر قرآنی ہے۔ ہر نبی خدا کا پیغام لاتا ہے جو اس کی شریعت ہوتی تھی۔" (حاشیہ ص [illegible])

الجواب۔ یہی وہ نقطہ ہے جس پر پرویز صاحب عام علماء سے اختلاف کرتے ہیں۔ پرویز صاحب کے نزدیک ہر نبی شریعت اور کتاب لاتا ہے مگر ان کا یہ دعویٰ قرآن مجید کے سراسر خلاف ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ إِنَّا أَنزَلْنَا التَّوْرَاةَ فِيهَا هُدًى وَنُورٌ يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّونَ الَّذِينَ أَسْلَمُوا لِلَّذِينَ هَادُوا وَالرَّبَّانِيُّونَ وَالْأَحْبَارُ بِمَا اسْتُحْفِظُوا مِن كِتَابِ اللَّهِ وَكَانُوا عَلَيْهِ شُهَدَاءَ (المائدہ: ۴۴) کہ ہم نے تورات کو نازل کیا اس میں ہدایت اور نور تھا۔ تورات کے مطابق وہ نبی جو مطیع ہوتے تھے یہود کے لئے فیصلہ کیا

کرتے تھے ربّانی اور علماء بھی فیصلہ کرتے تھے۔ کیونکہ یہ کتاب الٰہی کے محافظ ٹھہرائے گئے تھے اور وہ اس کے نگران تھے" اس آیت کریمہ میں تورات کے مطابق فیصلہ کرنے والے نبیوں، ربّانی لوگوں اور علماء تینوں گروہوں کا ذکر ہے۔ اَلنَّبِیُّوْنَ کے ساتھ بطور تشریح اَلَّذِیْنَ اَسْلَمُوْا فرمایا ہے۔ ظاہر ہے کہ کوئی نبی غیر مسلم تو ہوتا نہیں اسلئے اس جگہ اَسْلَمُوْا سے ان نبیوں کا تابع تورات ہونا ظاہر کرنا ہی مقصود ہے۔ اللہ تعالیٰ دوسری جگہ فرماتا ہے وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَقَفَّيْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ بِالرُّسُلِ (البقرہ: ۸۸) کہ ہم نے موسیٰ کو کتاب دی اور اس کے بعد ان کے پیرو بہت سے رسول بھیجے۔ یہ **مرسلین** وہی ہیں جنہیں المائدہ کی آیت میں اَلنَّبِیُّوْنَ اَلَّذِیْنَ اَسْلَمُوْا قرار دیا ہے۔ پس معلوم ہوا کہ بہت سے انبیاء اپنی نئی شریعت نہیں لاتے تھے بلکہ وہ تورات کی شریعت کے تابع ہوتے تھے اور لوگوں کو اسی پر چلاتے تھے۔ اس آیت سے **تشریعی** اور **غیر تشریعی** نبیوں کی تقسیم صریح طور پر قرآن سے ثابت ہوتی ہے۔ جناب مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی نے تحریر فرمایا ہے:-

"یہ بات تو انبیاء میں سے کسی کسی کو میسر آتی ہے کہ نئی شریعت لائے اور بہتیرے انبیاء کا وہ بدل رہا ہے بنی اسرائیل میں حضرت موسیٰ کے بعد حضرت عیسیٰ تک جتنے نبی ہوئے سب تورات ہی پر عمل کرتے رہے" (ہدیۃ الشیعہ صفحہ ۲۵)

ممکن ہے کہ پرویز صاحب کہیں کہ میں تو مولوی محمد قاسم صاحب کی بات کو غلط مانتا ہوں اسلئے ہم خود جناب پرویز صاحب کا اپنا **اعتراف** پیش کرتے ہیں۔ لکھتے ہیں کہ:-

> **"قرآن کا ارشاد ہے کہ تورات حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون دونوں کو دی گئی تھی"** (معارف القرآن صفحہ ۸)

چلئے مان لیجئے کہ تورات دونوں موسیٰ اور ہارون کو دی گئی تھی مگر اَلنَّبِیُّوْنَ اَلَّذِیْنَ اَسْلَمُوْا جو تورات کے مطابق فیصلہ کرتے تھے ان کا غیر تشریعی نبی ہونا تو آپ کو بہرحال تسلیم کرنا پڑے گا، اب تو آپ کو اپنے **مسلّمات** کے رُو سے بھی ماننا پڑے گا کہ بنی اسرائیل میں آنے والے انبیاء موسیٰ اور ہارون کی تورات کے تابع تھے، وہ کوئی نئی شریعت نہ لاتے تھے بلکہ غیر تشریعی نبی کہلاتے تھے۔ پس یہ بنیاد قرآن مجید سے ثابت ہے۔

(۳) جناب پرویز صاحب کا قول ہے "رسول کا فریضہ پیغام خداوندی کا پہنچانا ہوتا ہے بغیر پیغام کے قاصد اگر مضحکہ نہیں تو اور کیا ہے" (صفحہ ۸)

الجواب ۔ جناب عالی! پیغام تو ہر پیغامبر لاتا ہے مگر زیرِ بحث تو یہ امر ہے کہ آیا وہ پیغام نئی شریعت پر چلنے کا ہوتا ہے یا سابقہ شریعت کی پابندی کا ہوتا ہے؟ ۔ آپ خلطِ بحث نہ کریں۔ دیکھئے حضرت مسیح اپنے اتباع کو پیغام دیتے ہیں کہ :-

"فقیہ اور فریسی موسیٰ کی گدی پر بیٹھے ہیں پس جو کچھ وہ تمہیں بتائیں وہ سب کرو اور مانو لیکن اُن کے سے کام نہ کرو کیونکہ وہ کہتے ہیں اور کرتے نہیں" (متی ۲۳/۲)

جناب مولانا محمد حنیف ندوی لکھتے ہیں :-

"اُن ہزاروں انبیاء کے بارے میں کیا کہا جائے جنہیں سرے سے کسی کتاب سے بہرہ مند ہی نہیں کیا گیا بلکہ جن کی نبوت کا دارومدار صرف ان کے اونچے کردار اور عملی نمونہ عمل پر ہی استوار ہے اور جو صرف منذرین و مبشرین کے زمرہ میں شمار ہونے کے لائق ہیں۔ کیا ان کو نبی تسلیم نہیں کیا جائے گا؟"

(الاعتصام لاہور ۳۰ مارچ ۱۹۶۲ء)

پس معلوم ہوا کہ پیغام ہر پیغامبر لاتا ہے مگر تشریعی انبیاء نئی شریعت لاتے ہیں جس سے سابقہ شریعت کا عمل ختم ہو جاتا ہے اور نئی شریعت کو دستور العمل بنایا جاتا ہے۔ اس کے برعکس غیر تشریعی انبیاء نئی شریعت نہیں لاتے وہ خدا کے حکم سے یہی پیغام لاتے ہیں کہ ان کے پیروکار دوبارہ سابقہ قائم شریعت پر عمل پیرا ہوں۔ یہ مضحکہ نہیں ایک زندہ حقیقت ہے +

(باقی آئندہ)

یہ فیضانِ نبوت ہی فضیلت ہے محمدؐ کی

(از مس الاطباء جناب حکیم نور صدیق صاحب فاضل طب جدید ربوہ)

بھلا وہ معنیٔ ختمِ نبوت کو کہاں سمجھے
کہ جو شانِ محمدؐ کا نہ خود کو پاسباں سمجھے
یہ فیضانِ نبوت ہی فضیلت ہے محمدؐ کی
کوئی خاطی ہی اس بندش کو غیرت کا نشاں سمجھے
یہی اسلام کو باقی مذاہب پر فضیلت ہے
مگر افسوس ہے مسلم نہ یہ رازِ نہاں سمجھے
وہاں جا کر تو ہر کوئی سمجھ لے گا حقیقت کو
مگر کیا ہی مبارک ہو اگر کوئی یہاں سمجھے
عجب افتاد ہے دل پر اسے پڑتا ہے سمجھانا
نہ میں جس کی زباں سمجھوں نہ جو میری زباں سمجھے
پھر اتنا قید سے مشکل بہت ہے ایسے طائر کا
چمن کو جو قفس سمجھے قفس کو گلستاں سمجھے
تعجب اس پہ آتا ہے کہ جو اہلِ زباں ہو کر
خدائے پاک یزداں کا نہ اندازِ بیاں سمجھے
نہ کیوں افسوس ہو اس کے تجاہلِ عارفانہ پر
کہ مضمونِ مسلسل کو جو ٹوٹی داستاں سمجھے

تردید بہائیت

بہائیت کے دونوں عقیدے حیاتِ مسیح اور صلیبی موت باطل ہیں

بہائی مذہب عجیب مذہب ہے۔ اس میں بانی مذہب کا عقیدہ و عمل اور ہے اور اس کے جانشینوں کا عقیدہ و عمل اور۔ بطور مثال حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی صلیبی موت یا آسمانوں پر چلے جانے کے بارہ میں جناب بہاء اللہ کا عقیدہ عبد البہاء کے عقیدہ سے سراسر مختلف ہے۔ ملاحظہ فرمائیں جناب بہاء اللہ لکھتے ہیں:-

(۱) "فانظر الی عیسی بن مریم... ضاقت علیہ الارض بوسعتها الی ان عرجہ اللہ الی السماء"

مسیح بن مریم کو دیکھو کہ جب ان پر زمین فراخی کے باوجود تنگ ہو گئی تو اللہ تعالیٰ نے ان کو آسمان پر اٹھا لیا۔" (مقالہ سیاح عربی صفحہ ۹۶-۹۷)

(۲) "چناں در صدد ایذاء و قتل آنحضرت افتادند کہ بفلک چہارم قرار نمود۔" کہ جب یہود آپ کی ایذا رسانی اور قتل کے درپے ہو گئے تو انہوں نے چوتھے آسمان پر ٹھکانہ بنا لیا۔"

(ایقان صفحہ ۱۱)

(۳) "شمس جمال عیسیٰ از میانِ قوم غائب شد و بفلک چہارم ارتقاء فرمود" کہ قوم کے اندر سے حضرت عیسیٰ کے جمال کا سورج غائب ہو گیا اور آپ چوتھے آسمان پر چڑھ گئے۔"

(ایقان صفحہ ۷۵)

(۴) "وارد شد بر آں جمال اقدس آنچہ کہ اہل فردوس نوحہ نمودند و نقصے بر آنحضرت امر صعب شد کہ حق جل جلالہ باراده خاصہ بسماء چہارم صعودش داد" کہ حضرت عیسیٰ پر وہ مصائب وارد ہوئے کہ ان پر اہلِ فردوس نے بھی نوحہ کیا اور بخدا آپ پر سخت تنگی واقع ہوئی یہاں تک کہ خدائے ذوالجلال نے اپنے ارادۂ خاص سے انکو چوتھے آسمان پر اٹھا لیا۔ (الواح مبارکہ صفحہ ۲۷۹)

ان چار حوالوں سے عیاں ہے کہ جناب بہاء اللہ کے نزدیک حضرت مسیح کو یہودیوں کے مصائب سے نجات دلا کر اللہ تعالیٰ انہیں زندہ آسمانوں پر لے گیا اور وہ اب تک چوتھے آسمان پر زندہ ہیں مگر جناب عبد البہاء نے اسکے برعکس عیسائیوں کے سامنے یوں بیان کیا ہے کہ:-

(۱) "در دست یہود افتاد و اسیر ہر ظلوم و جہول گردید و عاقبت مصلوب شد" (مفاوضات صفحہ ۸) حضرت مسیح یہودیوں کے ہاتھوں میں ظالموں اور جاہلوں کے پاس قیدی ہو گئے اور انجام کار صلیب پر مر گئے۔"

(۲) "حضرت مسیح خود را فدا کرد تا خلق از نقائص طبیعت جسمانی خلاص شوند و بفضائل طبیعت روحانیہ متصف گردند" (مفاوضات صفحہ ۸۳) کہ حضرت مسیح نے اپنے آپکو قربان کر دیا تاکہ مخلوق جسمانی طبیعت کے نقائص سے خلاصی حاصل کرے اور طبیعت روحانی کے فضائل سے متصف ہو جائے۔"

گویا عبد البہاء نے عیسائیوں کے عقیدہ صلیبی موت کی پوری طرح تائید کی ہے جس طرح جناب بہاء اللہ نے چوتھے آسمان پر مسیح کے زندہ ہونے کے متعلق عوام مسلمانوں کی ہمنوائی اختیار کی تھی۔ بہائی بتائیں کہ وہ کس عقیدہ پر ہیں؟

حضرت میر محمد اسحٰق صاحبؓ کی یادیں

(از جناب چوہدری فضل الدین صاحب لدھیانوی)

میں اہلحدیث ہوتا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پاک اور مقدس تعلیم سے سخت بدظن اور متنفر تھا۔ لیکن میرے مولا کریم نے اپنا خاص فضل فرمایا اور میری ہدایت کے کئی ایک سامان پیدا فرما دیئے۔

مجھے مناظرہ سننے اور مناظرانہ رنگ کے مضمون وغیرہ پڑھنے کا ازحد شوق تھا اور اب بھی ہے۔ میرا خیال ہوتا تھا کہ دنیا میں کوئی بڑا مناظر ہے تو حضرت اور صرف مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری یا مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی ہی ہیں۔ لیکن اوّل مناظرہ سرگودھا میں غالباً ۱۹۱۶ء میں ہوا جس میں جماعت احمدیہ کی طرف سے حضرت سید میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ مناظر تھے اور اہلحدیث کی طرف سے مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری تھے۔ دوم مناظرہ مونگ رسول ضلع گجرات نے جس میں احمدیہ جماعت کی طرف سے مکرم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل جالندھری اور مخالفین کی طرف سے مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری مناظر تھے۔ سوم مناظرہ روپڑ ضلع انبالہ نے جس میں جماعت احمدیہ کی طرف سے مکرم ملک عبد الرحمٰن صاحب خادم رضی اللہ تعالےٰ عنہ اور جماعت مخالفین کی طرف سے مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی مناظر تھے۔ ان تینوں مناظرات نے میرے خیالات کو بدل دیا۔ گویا میرے مولا کریم نے میرے لئے ان مناظرات کو رحمت کا سبب بنا دیا اور میں احمدی ہو گیا۔ الحمد للہ۔

میں احباب کرام سے عرض کروں گا کہ وہ مناظرہ سرگودھا جو تحریری ہے (باقی دو مناظرے تقریری تھے) ضرور ملاحظہ فرماویں تا ثابت ہو جائے کہ حضرت میر صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ ایک بڑے کامیاب مناظر تھے۔

حضرت میر صاحبؓ قادیان شریف میں بخاری شریف کا درس دیتے تھے۔ جس انداز میں آپ درس دیتے تھے اس سے ظاہر تھا کہ عشق محمدی صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے دل میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے۔

میں بیعت کرنے کے بعد جب بھی قادیان شریف جاتا حضرت میر صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجھے دیکھتے آواز دیتے اور فرماتے کہاں جا رہے ہیں؟ میں جواباً عرض کرتا کہ بہشتی مقبرہ۔ یا کسی اور جگہ کا نام لیتا۔ آپ فرماتے کہ واپسی پر مجھے ملنا۔ جب میں واپس آپ سے ملتا تو آپ فوراً ایک خادم کو بلاتے اور ہدایت فرماتے کہ لنگر خانہ کے حساب سے نہیں بلکہ میرے ذاتی حساب میں سے ناشتہ وغیرہ لاؤ۔ اور مجھے فرماتے کہ آپ کمرہ میں ناشتہ کر لیں۔ بعد ناشتہ فرماتے کیا آپ کے ہاں الفضل کا خطبہ نمبر جاتا ہے یا نہیں؟ رسالہ

ریویو اُردو جاتا ہے یا نہیں؟ میں جواب دیتا نہیں آپ اسی وقت الفضل کا خطبہ نمبر و رسالہ جاری فرما دیتے۔ اور فرمایا کرتے کہ جب چندہ ختم ہو فوراً مجھے لکھنا۔ چنانچہ کئی سال تک الفضل کا خطبہ نمبر و رسالہ جاتے رہے بلکہ آپ کی وفات کے بعد بھی آپ کے گھر والوں نے یہ سلسلہ جاری رکھا۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ اور ... بھی ... نیکی کرنے والے ہیں۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

آپ سے جب کوئی دینی سوال کیا جاتا تو آپؓ نہایت ہی محبت اور پیار سے سوال حل فرماتے۔ آپ ایک با اخلاق بزرگ تھے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنی رحمت کاملہ سے ہمارے پیارے حضرت میر صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درجات بلند فرمائے۔ آمین!

(خاکسار فضل دین احمدی لدھیانوی پریذیڈنٹ
جماعت احمدیہ ملیانوالہ ضلع سیالکوٹ)

۳۶ چھتیس روپے

جو دوست چھتیس روپے یکمشت بھیج کر الفرقان کے تیس سال کے لئے خریدار بن جائیں گے ان کو رسالہ بھی ملتا رہے گا اور تحریک دعا کے طور پر معاونین خاص میں ان کا نام بھی شائع ہوتا رہے گا۔ جلد توجہ فرمائیں۔ (مینجر الفرقان ربوہ)

نئے سال کی نئی مطبوعات!

• تفہیمات ربانیہ	قیمت مجلد اعلیٰ کاغذ گیارہ روپے (محصول ڈاک وغیرہ دو روپے)
• تاریخ احمدیت جلد پنجم	" " ساڑھے آٹھ روپے
• حیات بشیرؓ	" " آٹھ روپے
• حیات قمر الانبیاءؓ	" تین روپے
• تیموں کا چاند	" اعلیٰ کاغذ غیر مجلد پونے دو روپے
• گورو نانک جی کا گورو	" غیر مجلد ڈیڑھ روپیہ
• انوار ہدایت	" اعلیٰ کاغذ غیر مجلد تین روپے
• فضائل القرآن	" مجلد اعلیٰ کاغذ سات روپے
• ملفوظات جلد ہفتم	" " " آٹھ روپے
• فصل الخطاب	" " " سات روپے
• تفسیر سورۃ البقرہ	" " " بارہ روپے صرف
• تحقیق عارفانہ بجواب "حرف محرمانہ"	" " " سات روپے۔ ادنیٰ کاغذ ساڑھے پانچ روپے

ملنے کا پتہ: مکتبہ الفرقان ربوہ

عمارتی لکڑی

ہمارے ہاں

عمارتی لکڑی دیار، کیکر، پڑتل، چیل، کافی تعداد میں موجود ہے

ضرورتمند احباب

ہمیں خدمت کا موقع دیکر مشکور فرمائیں!

گلوب ٹمبر کارپوریشن

۲۵- نیو ٹمبر مارکیٹ

لاہور- فون نمبر ۶۲۶۱۸

سٹار ٹمبر سٹور ۹۰ فیروزپور روڈ لاہور ؛ لائلپور ٹمبر سٹور راجباہ روڈ لائل پور- فون نمبر ۳۸۰۸

سرزمین قادیان کا اوّلین دواخانہ

جسے حضرت خلیفۃ المسیح اوّل نے اپنے مبارک ہاتھوں قائم فرمایا

سلا۱۹۱ئہ سے آپ کی جملہ طبّی ضروریات باحسن پوری کر رہا ہے!

پیچیدہ سے پیچیدہ زنانہ اندرونی امراض کا بھی علاج کیا جاتا ہے

زنانہ معائنہ کا معقول انتظام ہے

قدیمی ـــــ اوّلین ـــــ شہرہ آفاق

حبّ اطہر رجسٹرڈ

مکمل کورس پونے چودہ روپے

زدجام عشق

طاقت کی لاثانی دواء

قیمت ۶۰ گولی ۴ روپے

تریاق اولاد گولیاں

سوفیصدی مجرب دواء

قیمت فی ڈبیہ ... روپے

دوائی خاص

زنانہ امراض کا واحد علاج

قیمت فی شیشی ۳ روپے

حبّ مفید النساء

عورتوں کی جملہ بیماریوں کی دوا

قیمت خوراک ایک ماہ ۲ روپے

حکیم نظام جان اینڈ سنز

چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ

تحریک دعا

الفرقان کے خاص معاونین

اللہ تعالیٰ سے چاہیے کہ وہ ان بزرگوں، بھائیوں، بہنوں اور دوستوں کو جزائے خیر بخشے جنہوں نے الفرقان کی دس سالہ تحریک میں حصہ لیکر اعانت فرمائی۔ جزاہم اللہ خیراً۔ احباب بھی ان کیلئے دعا خیر فرماتے رہیں۔ (ایڈیٹر)

ربوہ - دارالہجرت

- سیدی حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ
- حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب
- حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی رض
- حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب
- حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری رض
- حضرت قاضی محمد عبد اللہ صاحب بھٹی
- جناب چوہدری محمد شریف صاحب فاضل ایم۔ اے
- جناب رفیق احمد صاحب ثاقب ایم۔ ایس سی۔
- جناب چوہدری یحییٰ حسن صاحب باجوہ
- جناب ڈاکٹر محمد احمد صاحب مطب قیصر
- جناب قریشی عبد الرشید صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل بی
- جناب چوہدری محمد لطیف صاحب ایم۔ اے۔ گھانا
- جناب سید ولی اللہ شاہ صاحب سابق مبلغ افریقہ
- حضرت حافظ سید مختار احمد صاحب شاہجہانپوری
- جناب سید شجاعت علی صاحب ابن سید زین
- جناب حافظ سخاوت علی شاہ صاحب سیالکوٹی
- جناب محمود احمد صاحب آئین "
- جناب ڈاکٹر بشیر احمد صاحب آئی سپیشلسٹ
- جناب ڈاکٹر عطاء الدین صاحب
- جناب حکیم چوہدری بدر الدین صاحب عامل
- جناب چوہدری منور علی صاحب فوٹوگرافر
- جناب عبد الرحمن صاحب قاضی
- جناب چوہدری مبارک علی صاحب (دور عامہ)
- جناب چوہدری عبد القدیر صاحب

ضلع جھنگ

- جناب میاں بشیر احمد صاحب امیر جماعت
- جناب ملک محمد حیات صاحب نسوآنہ
- جناب چوہدری عبد الحلیم صاحب فاضل
- جناب حافظ مبارک علی صاحب بھٹی سٹ

ضلع سرگودھا

- جناب مرزا عبد الحق صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت
- جناب حافظ ڈاکٹر مسعود احمد صاحب
- جناب چوہدری جلال الدین صاحب جلکہ کٹھالی
- جناب شیخ محمد اقبال صاحب پراچہ
- جناب شیخ عبد الرحمن صاحب بھلوال
- جناب میجر شمیم احمد صاحب جوہر آباد

قادیان دارالامان

- حضرت مولوی عبد الرحمن صاحب امیر جماعت
- حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب
- جناب مولوی برکات احمد صاحب راجیکی مرحوم
- جناب چوہدری سعید احمد صاحب بی۔ اے
- جناب چوہدری محمد عبد اللہ صاحب
- جناب ماسٹر محمد ابراہیم صاحب

ضلع لاہور

- جناب چوہدری اسد اللہ خان صاحب امیر جماعت
- جناب شیخ بشیر احمد صاحب سابق جج ہائیکورٹ
- جناب چوہدری محمد شفیع صاحب کمشنر انکم ٹیکس
- جناب خواجہ محمد شریف صاحب برانڈرتھ روڈ
- جناب میر الدین صاحب رتن باغ
- جناب ڈاکٹر اعجاز الحق صاحب
- جناب چوہدری فتح محمد صاحب لاہور ہائیکورٹ
- جناب محمد ابراہیم صاحب ریاض ریڈیو سروس
- جناب چوہدری اعجاز نصر اللہ خان صاحب ایڈووکیٹ
- جناب چوہدری نور احمد صاحب گوالمنڈی
- جناب سراج الدین صاحب نسبت روڈ
- جناب چوہدری عبد الحکیم خان صاحب میکلوڈ روڈ
- جناب مرزا بشیر احمد صاحب ایس۔ ڈی۔ او
- جناب قریشی محمود احمد صاحب ایڈووکیٹ
- جناب چوہدری عبد الحمید صاحب ماڈل ٹاؤن
- جناب ڈاکٹر عبد الحق صاحب ایم۔ بی۔ بی۔ ایس
- جناب ملک عبد اللطیف صاحب ستکوہی
- جناب حافظ عبد الکریم صاحب فضل
- جناب محمد عثمان صاحب لکشمی مینشن
- جناب امین یوسف صاحب کوثر
- مینجنگ ڈائریکٹر کوثر کمپنی لمیٹڈ
- جناب حکیم سراج الدین صاحب بھاٹی گیٹ
- جناب ڈاکٹر احسان علی صاحب میکلوڈ روڈ
- جناب مسٹر عبد العزیز بھٹی صاحب سمن آباد
- جناب شیخ بشیر احمد فضل احمد صاحبان "
- جناب رشید احمد صاحب ملک
- جناب صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب
- جناب خان صاحب میاں محمد یوسف صاحب
- جناب مرزا عبد الرحمن صاحب ناصر مرحوم
- جناب شیخ محمد شریف صاحب سمن آباد "
- جناب ماسٹر حسن دین صاحب راوی پارک
- جناب چوہدری فضل الرحمن صاحب مال روڈ
- جناب شیخ بشیر احمد صاحب ٹھیکیدار
- جناب چوہدری عزیز احمد صاحب ریٹائرڈ جج
- جناب عبد الرشید صاحب قریشی تسنیم بلڈنگ
- جناب چوہدری منور لطف اللہ صاحب ایڈووکیٹ
- جناب حضرت اللہ پاشا صاحب ایم۔ اے
- جناب خواجہ امیر بخش صاحب آف آسٹریلیا
- جناب چوہدری منور احمد صاحب مال روڈ
- محترمہ بیگم صاحبہ چوہدری عزیز احمد صاحب

راولپنڈی

- جناب سیٹھ محمد اسمٰعیل صاحب چھاؤنی
- جناب شیخ غلام حیدر صاحب کالج روڈ
- جناب صوفی محمد شفیع صاحب صدر

- جناب چوہدری میجر عزیز احمد صاحب
- جناب کیپٹن اے۔ لو۔ زبیر احمد صاحب
- محترمہ بیگم صاحبہ جناب میاں عطا محمد صاحب
- جناب رفیق احمد صاحب ٹلوری نیا محلہ
- جناب محی الدین صاحب بابار روڈ
- جناب کیپٹن محمد اسحٰق صاحب مری روڈ
- جناب محمد یونس صاحب فاروقی سیٹلائٹ ٹاؤن
- جناب سید مقبول احمد صاحب ڈلہوزی روڈ
- جناب سید منظور علی صاحب سیٹلائٹ ٹاؤن
- جناب ملک مظفر احمد صاحب کالج روڈ
- جناب ایم۔ اے غنی صاحب بی۔ اے
- جناب ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب خاکی بی۔ اے
- جناب قاضی بشیر احمد صاحب بھٹی
- جناب قاضی عبدالسلام صاحب بھٹی آف نیروبی
- جناب چوہدری بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ
- جناب صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب
- جناب میاں ضیاء الدین صاحب

ضلع ملتان

- جناب ملک محمد علی احمد صاحب مرحوم
- جناب ڈاکٹر عبدالکریم صاحب امیر جماعت
- جناب پیر نصیر احمد صاحب ریڈیو فونز
- جناب چوہدری عبدالحفیظ صاحب ایڈووکیٹ
- جناب ماسٹر نواب دین صاحب ایم۔ اے
- جناب ڈاکٹر رفیق احمد صاحب ایم بی بی ایس لودھراں
- جناب شیخ محمد اسلم محمد سلیم صاحبان کمیشن ایجنٹ
- جناب شیخ محمد منیر صاحب احمد دنیا پور
- جناب چوہدری سعد احمد خان صاحب حرم گیٹ
- جناب چوہدری محمد اکرام اللہ صاحب اونگا رنڈولیکا
- جناب حکیم انور حسین محمود احمد صاحبان خانیوال
- جناب سیٹھ اللہ دتہ صاحب حسین آگاہی
- جناب چوہدری عبداللطیف صاحب
- جناب بشارت احمد صاحب باجوہ اوورسیر
- جناب چوہدری شریف احمد ولی محمد صاحبان خانیوال
- جناب شیخ عبدالغفور صاحب پٹواری نہر

ضلع شیخوپورہ

- جناب چوہدری انور حسین صاحب ایڈووکیٹ
- جناب شیخ محمد بشیر صاحب آزاد اینالوی
  رائس ڈیلر منڈی مریدکے
- جناب حافظ عبدالواحد صاحب ایم۔ اے۔ بی ٹی
- جناب ڈاکٹر عمر الدین صاحب ملیریا افسر

ضلع گوجرانوالہ

- جناب عبدالرحمٰن صاحب منیجر مسلم کمیشن
- جناب ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب باگڑ امیر آباد
- جناب میاں نصرت علی غلام علی صاحبان „
- جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب منڈیا درز „
- جناب ملک منظور احمد صاحب لاہوری گیٹ „
- جناب چوہدری محمد شریف صاحب فیروز والہ
- جناب میاں محمد شریف صاحب باغبانپورہ
- جناب چوہدری عبدالحمید صاحب تھانیدار
- جناب چوہدری مقبول احمد صاحب انسپکٹر ریلوے
- جناب سید سجاد حیدر صاحب قانونگو (ربوہ)
- جناب میاں محمد خان اکبر علی صاحبان وزیر آباد
- جناب میاں محمد عبداللہ صاحب فاروق نظام آباد
- جناب بشیر احمد صاحب ایگزیکٹو انجینئر گوجرانوالہ
- جناب میاں قمر الدین صاحب کھوکھر مرحوم „
- جناب چوہدری پیر محمد صاحب ہیڈ کلرک „
- جناب چوہدری عزیز اللہ خان صاحب „

ضلع جہلم

- جناب سیٹھی خلیل الرحمٰن صاحب اسٹیشن محلہ
- جناب سیٹھی عبدالحق صاحب مین بازار
- جناب سید انور مبارک احمد صاحب چکوال

ضلع گجرات

- جناب چوہدری بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ
  امیر جماعت احمدیہ گجرات۔
- جناب چوہدری عبداللہ خان صاحب کھاریاں
- محترمہ بیگم صاحبہ جناب سید عبدالعزیز صاحب
  منڈی بہاؤالدین۔
- جناب نصیر احمد صاحب شوگر انسپکٹر گجرات
- جناب مرزا صفدر جنگ ہمایوں صاحب ملکوال

ضلع سیالکوٹ

- جناب چوہدری نذیر احمد صاحب باجوہ ایڈووکیٹ مرحوم
- تعلیم الاسلام کالج گھٹیالیاں بذریعہ بابو
  قاسم الدین صاحب امیر جماعت۔
- جناب حکیم سید میر محمد شاہ صاحب
- جناب چوہدری ابراہیم صاحب ڈارنگل شاہپور
- جناب کیپٹن بشارت احمد صاحب سیالکوٹ
- جناب چوہدری عبدالستار صاحب درگانوالی
- جناب میاں سلطان احمد خان صاحب منڈیکے گورایہ
- جناب محمد علی صاحب جسڑ کوٹ نیناں
- جناب چوہدری غلام حسین صاحب گوندپور
- جناب خواجہ عبدالرحمٰن صاحب ٹھیکیدار
- جناب چوہدری خالد سیف اللہ خان صاحب
- جناب میجر چوہدری شریف احمد صاحب باجوہ
- جناب راجہ عبدالحمید خان صاحب کچہری روڈ

کوئٹہ

- جناب شیخ محمد حنیف صاحب امیر جماعت احمدیہ
- جناب شیخ کریم بخش صاحب مرحوم
- جناب شیخ محمد اقبال صاحب جناح روڈ
- جناب شیخ عبدالاحد صاحب تاجر
- مجلس خدام الاحمدیہ شارع فاطمہ جناح
- جناب الحاج خلیفہ عبدالرحمٰن صاحب
- جناب محمد عبدالحق صاحب نجومی میڈیکل ہال
- احمدیہ لائبریری شارع فاطمہ جناح
- جناب خان عبدالوحید خان صاحب
- جناب ڈاکٹر عبدالسمیع صاحب ڈی ایچ۔ پی
- جناب ڈاکٹر میجر سراج الحق خان صاحب
- جناب سیٹھ محمد سعید صاحب
- جناب ماسٹر عبدالکریم صاحب
- جناب سید قربان حسین شاہ صاحب
- جناب چوہدری محمود احمد صاحب
- جناب علاء الحق خان صاحب منصفی روڈ

اضلاع سابق صوبہ سندھ

- جناب چوہدری سلطان علی صاحب محراب پور
- جناب نصیر احمد خان صاحب ناصر خان پور
- جناب حاجی عبد الرحمٰن صاحب رئیس باندھی
- جناب محمد عبد اللہ صاحب "
- جناب علاؤ الدین صاحب گوٹھ علاؤ الدین
- جناب چوہدری عطا محمد صاحب گوٹھ امام بخش
- جناب چوہدری غلام نبی صاحب
- جناب چوہدری محمد عبد اللہ صاحب
- جناب چوہدری برکت علی صاحب گوٹھ سردار محمد پنجابی۔
- جناب حاجی کریم بخش صاحب گوٹھ قمر آباد
- جناب رئیس عبد الحمید صاحب باندھی
- جناب ڈاکٹر فقیر محمد صاحب
- جناب چوہدری غلام رسول صاحب
- جناب ڈاکٹر عبد القدوس صاحب نواب شاہ
- جناب سیٹھ محمد دین صاحب مرحوم
- جناب چوہدری دین احمد صاحب دریا خان مری
- جناب چوہدری ظفر اللہ خان صاحب پریذیڈنٹ نواب شاہ
- جناب چوہدری نتھے خان صاحب
- جناب ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب صدیقی امیر جماعت احمدیہ میرپور خاص
- جناب بابو عبد الغفار صاحب حیدر آباد
- مجلس خدام الاحمدیہ گوٹھ جمال پور
- جناب چوہدری شاہ دین صاحب گوٹھ شاہ دین

- جناب فضل الرحمٰن خان صاحب زیل پاک سیمنٹ فیکٹری حیدر آباد۔
- جناب ڈاکٹر عبد الرحیم صاحب رحیم آباد
- جناب چوہدری فضل احمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت رحیم یار خان
- جناب حاجی قمر الدین صاحب گوٹھ قمر آباد
- جناب چوہدری شریف احمد صاحب کرونڈی
- جناب مولوی عبد الحق صاحب "
- جناب چوہدری محمد لطیف صاحب ٹنڈو نواب شاہ
- جناب چوہدری محمد اکرام صاحب شاد لطیف آباد
- جناب ملک رشید الدین صاحب خیرپور

بہاولپور

- جناب عزیز محمد خان صاحب بہاولپور (لاہور)
- جناب مولوی غلام نبی صاحب ایاز
- جناب چوہدری غلام احمد صاحب اشرف
- جناب مرزا ارشد بیگ صاحب بہاولپور

کراچی

- جناب شیخ رحمت اللہ صاحب امیر جماعت احمدیہ
- جناب سردار بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ
- جناب ملک مبارک احمد صاحب
- جناب ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب کلفٹن والے
- جناب چوہدری غلام احمد صاحب فردوس کالونی
- جناب چوہدری بشیر احمد صاحب منیر
- جناب میاں عطاء الرحمٰن صاحب طاہر
- محترمہ والدہ صاحبہ شیخ محمد رفیق صاحب لیسو انڈسٹریز کمپنی

- جناب حافظ عبد الغفور صاحب ناصر
- جناب چوہدری مسعود احمد صاحب خورشید
- جناب چوہدری محمد خالد صاحب
- جناب شیخ عبد الحفیظ صاحب ۳ مکلوڈ روڈ
- جناب محمد شریف صاحب چغتائی
- محترمہ انور سلطانہ صاحبہ بیگم ایم۔ اے ارشاد صاحب
- جناب عبد الرزاق صاحب مہتہ
- جناب عبد القاسم صاحب بنگالی
- جناب قاضی محمد اسلم صاحب ایم۔ اے (لاہور)
- جناب مولوی صدر الدین احمد صاحب
- محترمہ حمیدہ بیگم اہلیہ " " "
- جناب میجر محمد عبد اللہ صاحب مہار
- جناب ملک رشید احمد صاحب بندر روڈ
- جناب چوہدری شاہنواز خان صاحب شاہنواز لمیٹڈ
- جناب چوہدری احمد مختار صاحب المختار لمیٹڈ
- جناب چوہدری آفتاب احمد صاحب وکٹوریہ روڈ
- جناب چوہدری احمد جان صاحب اکبر منزل
- جناب میجر عبد اللطیف صاحب مالیر کینٹ
- جناب چوہدری شریف احمد صاحب وڑائچ
- جناب عبد الرحیم صاحب ہوٹل مارٹن روڈ
- جناب مولوی عبد الحمید صاحب دہلوی نائب امیر جماعت
- جناب چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب
- جناب بشیر احمد صاحب ڈرائیور
- جناب حاجی شیخ رشید احمد صاحب
- جناب مرزا احمد رفیق صاحب چغتائی ناظم آباد

- جناب مرزا عبد الوحید صاحب ملیاری کوارٹرز
- محترمہ انور بیگم صاحبہ اہلیہ فضل حق خان صاحب
- جناب ملک منیر احمد صاحب قیصر سینما
- جناب سعید احمد خان صاحب

بہاول نگر

- جناب چوہدری غلام مصطفےٰ احمد دین صاحب چک نمبر $\frac{184}{L-R}$
- جناب چوہدری غلام نبی صاحب گرداور سوڈا لیستی۔
- جناب چوہدری غلام قادر صاحب اینڈ کمپنی ہارون آباد۔
- جناب چوہدری علم دین صاحب کمیشن ایجنٹ ہارون آباد
- جناب مولوی محمد شفیع صاحب دکاندار چک نمبر $\frac{166}{7\cdot R}$
- جناب چوہدری عبد العزیز صاحب باجوہ ہارون آباد۔
- جناب چوہدری علی شیر صاحب چک نمبر 179 مراد
- جناب چوہدری بشیر احمد صاحب چک نمبر $\frac{103}{6\cdot R}$

پشاور

- جناب محمد سعید احمد صاحب نشتر آباد
- جناب الحاج نوابزادہ محمد امین خان صاحب بنوں
- جناب مولوی خلیل الرحمٰن صاحب فاضل پشاور
- جناب عبد الستار صاحب قریشی بنوں

لائلپور

- جناب صاحبزادہ مرزا حفیظ احمد صاحب

- جناب مبارک علی صاحب راجباہ روڈ
- جناب مولوی برکت علی صاحب لائق لدھیانوی مرحوم۔ جوڑانوالہ۔
- جناب الحاج شیخ عبداللطیف صاحب لائلپور
- جناب رانا محمد نعیم صاحب ولد رانا چراغدین صاحب چک ۲۹۴ گ ب۔

دیگر اضلاع

- جناب چوہدری محمد شریف صاحب امیر جماعت منٹگمری
- جناب ملک محمد مستقیم صاحب ایڈووکیٹ ״
- جناب شیخ محمد صاحب کول پیالہ اسٹیٹ
- جناب سید بشیر احمد شاہ صاحب مانسہرہ
- جناب سردار امیر محمد خان صاحب تیصرانی
- جناب مختار احمد صاحب بٹ کوٹلی
- جناب محمد منظور احمد صاحب ایڈووکیٹ ״
- جناب محمد لطیف صاحب دکاندار ״
- جناب سید حسین شاہ صاحب عارف والہ
- جناب قاضی برکت اللہ صاحب ایم۔اے سابق پروفیسر گورنمنٹ کالج میرپور آزاد کشمیر
- جناب میجر حمید احمد صاحب کلیم ״ ״
- جناب ڈاکٹر مرزا عبدالرؤف صاحب کیمبلپور
- جناب چوہدری محمد شریف صاحب منٹگمری

مشرقی پاکستان

- جناب مولوی ابوالصلاح محمد صاحب بی۔اے امیر جماعت احمدیہ مشرقی پاکستان۔
- جناب ایس۔ ایم حسن صاحب ڈھاکہ
- جناب قاضی خلیل الرحمن صاحب خادم بخشی بازار روڈ۔
- جناب محمد سلیمان صاحب ڈھاکہ
- جناب مولوی ابوالخیر محب اللہ صاحب محمود نگر
- جناب صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب ڈھاکہ
- جناب ڈاکٹر عبدالصمد صاحب ڈی۔پی۔ایچ نارائن گنج۔
- جناب شیخ عبدالحمید صاحب ڈھاکہ
- جناب چوہدری انور احمد صاحب کاہلوں نارائن گنج
- جناب چوہدری سیف اللہ خان صاحب سیفی
- جناب ملا فضل کریم صاحب
- جناب چوہدری عزیز احمد صاحب شاہنواز لمیٹڈ ڈھاکہ۔
- جناب ملک محمد طفیل صاحب ڈھاکہ
- جناب محمد حبیب اللہ صاحب نارائن گنج
- جناب شیخ ظفر احمد صاحب میاں اینڈ کمپنی ڈھاکہ۔
- جناب سید میجر ضیاء الحسن صاحب چٹاگانگ
- جناب چوہدری احسان اللہ صاحب ״
- جناب میاں محمد انور ڈاکٹر محمد شفیق صاحبان چٹاگانگ۔
- جناب احمد علاؤالدین صاحب چٹاگانگ
- محترمہ محمودہ بیگم سعدی صاحبہ ״
- جناب محمد اسحٰق صاحب قریشی ״
- جناب سید سہیل احمد صاحب چٹاگانگ ڈپٹی ڈائرکٹر ڈھاکہ
- جناب میجر جی ایم اقبال صاحب چٹاگانگ

بھارت

- جناب مولانا محمد سلیم صاحب کلکتہ
- جناب مولانا بشیر احمد صاحب دہلی
- جناب محمد صدیق صاحب فانی۔ پونچھ
- جناب میاں محمد حسین صاحب کلکتہ
- جناب فضل احمد صاحب سپرنٹنڈنٹ پٹنہ
- جناب کمال الدین صاحب مدراس
- جناب محمد عبداللہ صاحب بی۔ایس سی ایل ایل۔بی حیدرآباد۔
- جناب مولوی سراج الحق صاحب حیدرآباد دکن
- جناب صدیق امیر علی صاحب مالابار
- جناب میاں محمد عمر صاحب پنجاب ہاؤس کلکتہ
- جناب میاں محمد بشیر صاحب ہگلی ״
- جناب سیٹھ محمد الیاس صاحب حیدرآباد دکن
- جناب مولوی محمد شمس الدین صاحب کلکتہ
- جناب سیٹھ معین الدین صاحب چنتہ کنٹہ
- جناب محمد عبدالغنی صاحب ״
- جناب بابو تاج دین صاحب سرینگر
- جناب سید بشیر الدین صاحب کلکتہ
- جناب سیٹھ محمد صدیق صاحب ״
- جناب محمد مجید صاحب سونیکہ کانپور

لنڈن

- جناب چوہدری عبدالرحمن خان صاحب
- جناب عبدالعزیز عزیز دین صاحب
- جناب خان بشیر احمد صاحب رفیق نائب امام مسجد لنڈن۔

دیگر ممالک

- جناب صالح الشیبی المہدی صاحب سورابایا۔ انڈونیشیا۔
- محترمہ امۃ النصیر صاحبہ اہلیہ مکرم صالح الشیبی صاحب۔
- جناب چوہدری نذیر احمد صاحب ایم۔ایس سی کماسی۔غانا۔
- جناب مسٹر ناظم خان صاحب مبلغ مشرقی افریقہ
- جناب افتخار احمد صاحب ایاز کوبہ
- جناب ایم۔اے ظفر صاحب ایم۔بی بی ایس تابورہ ٹانگانیکا۔
- جناب مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منیر روزہل ماریشس حال ربوہ۔
- جناب چوہدری عبدالستار صاحب کویت
- جناب ایم۔اے ہاشمی صاحب ״
- جناب سید عبدالرحمن صاحب امریکہ
- احمدیہ مسلم مشن نائیجیریا۔
- جناب حکیم طاہر محمد صاحب سنگاپور
- جناب عبدالغفور رحمن بخش صاحب امریکہ
- جناب عبدالعزیز رحمن بخش صاحب ״
- جناب ایم۔وائی ندیم صاحب نیروبی
- جناب ڈاکٹر خلیل احمد صاحب ناصر گرین وال امریکہ
- جناب ڈاکٹر ایس۔اے لطیف صاحب عدن۔

الفردوس

انارکلی میں

لیڈیز کپڑے کے لئے

آپ کی اپنی

دکان ہے

الفردوس

۸۵- انارکلی- لاہور

آنکھوں کی جملہ بیماریوں کے لیے

"نورِ کاجل"

○ آنکھوں کو جملہ بیماریوں سے محفوظ رکھتا ہے۔

○ نظر کو صاف اور تیز کرتا ہے۔

○ آنکھوں کو گرد و غبار سے صاف کرتا ہے۔

○ آنکھوں میں خوبصورتی اور چمک پیدا کرتا ہے۔

○ خارش، پانی بہنا، پھپھنی اور ناخونہ کا بہترین علاج ہے۔

بوقتِ ضرورت ایک ایک سلائی آنکھوں میں ڈالیں!

قیمت فی شیشی ۱ علاوہ محصولڈاک و پیکنگ

خورشید یونانی دواخانہ- گول بازار- ربوہ

جملہ حقوق محفوظ

ہر بچے کے لئے ضروری دوا

بال جیون

قیمت فی شیشی تین روپے صرف

بچوں کے دانت نکلنے کے وقت پیدا ہونیوالی بیماریاں بخار، پیاس، بدہضمی، دست، قے اور سوکھا پن، ان سب کے لئے صحت بخش ہے۔ بچوں کو تندرست و توانا بناتا ہے۔

حکیم مخدوم الطاف احمد- اکمل الطب والجراحت

دواخانہ فضل- میانی (ضلع سرگودھا)

مفید طریقہ

ربوہ سے آپ جو کتابیں خریدنا چاہیں وہ آپ مکتبہ الفرقان کے ذریعہ سے خرید فرمائیں۔ آپ کو بھی سہولت رہے گی اور آپ مکتبہ الفرقان کے معاون بھی قرار پائیں گے۔ شکریہ!

(مینیجر مکتبہ الفرقان- ربوہ)

(مطبع:- ضیاء الاسلام پریس ربوہ- طابع و ناشر:- ابوالعطاء جالندھری- مقام اشاعت:- دفتر الفرقان ربوہ)

جناب ہیڈ ماسٹر صاحب تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کا گرامی نامہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　　　نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

محترم مولٰنا ابو العطاء صاحب - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

جلسہ سالانہ کے ایام میں مجھے پہلی مرتبہ آپ کی معرکۃ الآراء تصنیف ــــ تفہیماتِ ربانیہ ــــ دیکھنے کا اتفاق ہُوا - سرسری طور پر دیکھتے ہی مجھے اس کو اوّل سے آخر تک پڑھنے کا شوق پیدا ہوا - اور مَیں نے اسے اللہ تعالیٰ کے فضل سے نہایت شوق اور توجہ سے پڑھا - خود کتاب میں کشش اور جاذبیت ہی اتنی شدید تھی کہ باوجود عام مصروفیت اور خاص فرضِ منصبی کے کتاب کو خاصے انہماک سے معدودے چند دنوں میں ہی صحیح معنوں میں دیکھ لیا -

"تفہیماتِ ربانیہ" اگرچہ بظاہر "عشرہ کاملہ" کے وقتی سوالات کے جواب میں لکھی گئی ہے لیکن در اصل اس میں اُن جملہ اعتراضات کا جواب آگیا ہے جو معاندینِ سلسلہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی سے لیکر مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری، مولوی مودودی صاحب اور پرویز صاحب تک نے سلسلہ احمدیہ کے عقائد پر کئے ہیں - وقتاً فوقتاً جماعت احمدیہ کی طرف سے انفرادی طور پر الفضل، ٹریکٹ اور رسائل کے ذریعہ مخالفین کے اعتراضات کا جواب دیا جاتا رہا ہے لیکن میرے نزدیک جملہ اعتراضات کا یکجائی جواب صرف "تفہیماتِ ربانیہ" ہی میں آیا ہے - عقائد احمدیہ کو جس خوبصورتی سے سلف صالحین کے حوالہ جات سے آپ نے بیان کیا ہے وہ آپ ہی کا حصہ ہے - ہر مسئلہ پر مفصل بحث اور اپنے مسلک کے جواز پر میرے نزدیک اس سے پہلے کسی ایک کتاب میں نہیں آئی - اور اس اعتبار سے تفہیمات ربانیہ ایک تاریخی اور جامع تصنیف ہے - آپ نے موجودہ دسمبر ۱۹۶۴ء کے ایڈیشن میں سنہ ۱۹۳۰ء کے بعد سے آج تک کے علمی اعتراضات پر سیر حاصل بحث کر کے تمام مسائل سے متعلق ضروری حوالہ جات دیکر کتاب کو ایک طرح کا احمدیہ انسائیکلوپیڈیا بنا دیا ہے - اور اس طرح ایک لحاظ سے دوسری کتابوں سے بے نیاز کر دیا ہے اور کتاب کو ہر لحاظ سے upto date اور مکمل کر دیا ہے - زیرِ نظر ایڈیشن میں آپ نے خاص محنت کی ہے -

جزاکم اللہ احسن الجزاء - مجھے سوائے مرزا اسحٰق بیگ صاحب (ابن محمدی بیگم) کے نام کے جن کا نام محمدی بیگم والی پیشگوئی کے بعد احمدی ہونیوالوں کی فہرست سے کسی وجہ سے رہ گیا ہے اور کوئی چیز نظر نہیں آئی جو میں آپ کے نوٹس میں لاتا -

"تفہیماتِ ربانیہ" کی پیشکش آپ کے تبلیغی اور علمی کارناموں میں ایک قابلِ قدر اضافہ ہے بلکہ میرے نزدیک آپ کا شاہکار ہے - اللہ تعالیٰ جماعت کو اس کی قدر پہچاننے کی توفیق دے اور ہم اس کی زیادہ سے زیادہ غیر احمدی دوستوں میں اشاعت کر سکیں -

خاکسار - محمد ابراہیم

ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ　　　　۱ / ۱ / ۶۵

تفہیماتِ ربانیہ کے متعلق محترم جناب چودھری محمد ظفر اللہ خان صاحب کے تاثرات

محترم چودھری صاحب موصوف اپنے گرامی نامہ ۱۲؍جنوری ۱۹۶۵ء میں لاہور سے تحریر فرماتے ہیں:۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مکرم مولانا۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

الحمد للہ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و رحم سے تفہیماتِ ربانیہ شروع سے آخر تک پڑھ لینے کی فرصت اور توفیق عطا فرمائی جس سے خاکسار نے بہت فائدہ حاصل کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپکو جزائے وافر عطا فرمائے اور آپکی سعی کو مشکور کرے آمین آیاتِ قرآنیہ کے رُو سے خاتم النبیّین کی تفسیر (صفحہ ۷۶۰ سے ۷۷۰ تک) میں بعض نہایت لطیف نکات ہیں۔ فجزاکم اللہ فی الدارین خیراً۔

خاکسار نے یکم جنوری یعنی سال کے پہلے دن جو جمعہ کا دن تھا نماز جمعہ کے بعد جماعت لاہور کو تفہیماتِ ربانیہ کی قدر و منزلت کی طرف توجہ دلائی تھی۔ والسلام

خاکسار۔ ظفر اللہ خان

تفہیماتِ ربانیہ میں ٹھوس اور مدلّل جواب دیئے گئے ہیں

محترم جناب صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایم اے نے جلسہ سالانہ ۱۹۶۴ء میں فرمایا کہ:۔

"اس موقع پر میں دوستوں کو تفہیماتِ ربانیہ خریدنے کی بھی تحریک کرتا ہوں۔ یہ کتاب میرے مکرم مخدوم ابوالعطاء صاحب کی تصنیف ہے۔ پہلے بھی یہ ایک بار شائع ہو چکی ہے لیکن اب بہت سے اضافہ جات کے ساتھ اسے شائع کیا گیا ہے۔ اس میں پیشگوئیوں، کشوف و الہامات اور اسلامی عقائد جن پر زمانہ کا گرد و غبار پڑ چکا تھا کی حقیقت کو واضح کیا گیا ہے۔ ان مسائل پر جو اعتراض وارد ہوتے ہیں ان کا ٹھوس اور مدلل جواب دیا گیا ہے۔ وفاتِ مسیح، ختمِ نبوت اور صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دلائل کو اس میں جمع کر دیا گیا ہے۔ نئی تحریکات مثلاً جماعتِ اسلامی اور پرویز صاحب کی جماعت کی طرف سے جو اعتراضات کئے جاتے ہیں انہیں بھی اس میں ملحوظ رکھا گیا ہے۔ اُمید ہے کہ دوست اس کتاب کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں خریدیں گے اور اس سے فائدہ اٹھائیں گے۔" (الفضل ۱۴؍جنوری ۱۹۶۵ء)

حجم ۸۲۴ صفحات۔ قیمت سفید کاغذ گیارہ روپے، اخباری کاغذ آٹھ روپے۔ محصول ڈاک دو روپے۔ ملنے کا پتہ: مکتبہ الفرقان ربوہ